زندگی کو خوش اور بہتر بنانے کیلئے سیدھے سادے

دس (۱۰) اُصول

کچھ دن ہوئے سویڈن کے ایک اخبار نے قوانین زندگی کے عنوان سے ایک مقابلہ شروع کیا تھا جس میں زندگی کے دس بہترین اصول پیش کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اس مقابلہ میں جس شخص نے اوّل درجے کا انعام حاصل کیا تھا ہم ذیل میں اس کے پیش کردہ دس اصول ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ بظاہر یہ اصول بڑے سیدھے سادے اور معمولی سے معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر تم ان کے ہر لفظ پر غور کرتے ہوئے انہیں اپنی زندگی میں جذب کرنے کی کوشش کریں گے تو واقعی ہم ان سے زندگی کی خوشی حاصل ہو گی۔

(۱) ناخوشگوار باتوں کو جتنی جلدی ہو سکے بھول جاؤ۔

(۲) دوسروں کو خوش رکھنے کا آرٹ سیکھو اور دل خوش کُن الفاظ کہنے میں بخل سے کام نہ لو

(۳) اپنے دوستوں سے بہت امیدیں نہ لگاؤ۔

(۴) دوسروں سے زیادہ چیزیں طلب نہ کرو۔

(۵) جب دوسرے شکایت کریں تو صبر سے سنو لیکن خود کسی کی شکایت نہ کرو۔

(۶) اپنے آپ کو اپنے قابو میں رکھو دل کے غلام نہ بنو۔

(۷) زندگی کا بہترین پہلو نظر میں رکھو

(۸) ہر ایک آدمی پر ظاہر کرو کہ تم اس کا احترام کرتے ہو جب تک کہ کوئی خاص بات نہ ہو

(۹) اس امر کے اظہار کیلئے کہ تم دوسروں کے غم میں شریک ہو جو کچھ بھی تم سے ہو سکے کرو۔

(۱۰) کبھی ایسا موقعہ نہ آنے دو کہ تمہیں معافی مانگنی پڑے۔ معافی مانگنا اچھا ہے لیکن بہتر ہے کہ تم اس سے بچو۔

★ ———— (ماخوذ از گیان امرت)

وشنو چرتر

لال چند دھنتا

شری ہری

विष्णोर्नुकं वीर्याणि प्रवोचम

وشنو بھگوان کی لیلاؤں کا کیرتن کروں (رگ وید ۱-۱۵۴-۱)

وِشنو چرتر

لیکھک

شری بابو لال چند جی دُھفتا
جرنلسٹ و گولڈ میڈلسٹ امرتسر

پرکاشک

(ٹھاکر) کرشن پرشاد پرمار منتری

مُفت دَھرم پرَچار منڈل امرتسر

آپ بھی منڈل کے سہایک بن ایسی دھرم پستکوں دوارا پرچار کر پُن پراپت کریں

شری ہری
آپ بھی دھرم پرچار کر پُن پراپت کریں!

شریمان جی! ایک دھرم ہی ایسی وستو ہے جو اس لوک میں سُکھ، کیرتی اور مان دے کر پرلوک میں بھی سہایتا کرتا ہے، اس کے سوا دوسری کوئی وستو ہمارے لوک اور پرلوک کو نہیں سنوار سکتی اس لئے ہمیں دھرم کے کاموں کو کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔ ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی میں کئی پاپ کرتے ہیں اس لئے ان سے بچنے کے لئے کچھ شُبھ کرم بھی کرنے چاہئیں ورنہ اس چندروزہ سُکھی نظر آنے والی پاپ مئی زندگی کا پھل بہت بھیانک بھوگنا پڑیگا اس کارن کم از کم آپکو اس منڈل کا سہایک ضرور بن جانا چاہیئے جہاں دان کی کوئی بندش نہیں بلکہ ہر مہینے ایسے پرکاشت ہونیوالے شُبھ پوتر اور دھارمک گرنتھوں سے پراپت ہونیوالی ہزاروں آشیرباودوں کا پھل آپکو انیک پاپوں سے مُکت کرتا رہیگا کیونکہ سنساری لوگوں نے آپ کے دان سے ہی ایسے انمول رتن پراپت کئے ہیں۔ منڈل ۱۴ برسوں سے برابر ہر ماہ نئی نئی پُستکوں دوارا عام جنتا کی نشکام اور مفت سیوا کر رہا ہے جس نے اس وقت تک ۲۵۰ سے زائد دھرم پُستکیں ہندی اردو میں لاکھوں کی تعداد میں چھپواکر عام جنتا میں مفت بانٹی ہیں اور آئیندہ ہر ماہ برابر بانٹ رہا ہے۔ آج کل شری تُلسی کرت رامائن ہزاروں کی تعداد میں چھپکر بانٹی جا چکی ہے اور باقی چھپ ہی رہی ہے اس لئے پریم آپکو آج ہی منڈل میں شامل ہوکر صرف چند پیسوں کی ماہواری سہایتا سے بھاری پُن پراپت کرنا چاہیئے۔ منڈل کی آمدن و خرچ کا پورا پورا حساب داتی سجنوں کے نام، اُن کی دی ہوئی رقم کے ساتھ ہر سال سالانہ رپورٹ کی صورت میں پرکاشت کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری [illegible] پرچار منتری

شری ہری

منگلاچرن!

(۱) شانتا کارنگ بھجگ شینگ پدم نابھم سُریشم
وشوا دھارنگ گگن سدرشنگ میگھ ورنم شبھانگم
لکشمی کانتم کمل نینم یوگی بھر دھیان گمیتم!
بندے وشنُونگ بھَو بھے ہرنم سرو لوکی کے ناتھم

(۲) سنکھ چکرم سُکریٹ کُنڈلم سپیت وسترم سرسی رُوہیکشنم
سہار وکھشش تھل کوستبھ شرینگ نامی وشنُو سرسا چتر بھجم!

(ارتھ)

(۱) جو اُتی شانت سروپ ہیں، شیش شیا پر سوئے ہوئے ہیں۔ جن کی نابھی میں کنول ہے، جو دیوتاؤں کے ایشور اور سکل جگت کے آدھار ہیں۔ جو آکاش کی طرح سرو تر دیاپک ہیں اور نیل میگھ کے سمان جن کا ورن ہے۔ جن کے سبھی انگ سُندر اور شبھ ہیں، جو شری لکشمی کے پتی اور کنول سمان نیتروں والے ہیں، جو یوگیوں کے دھیان میں آنے والے اور سنسار کے جنم مرن رُوپی بھے کو دُور کرنے والے ہیں، ایسے ترلوکی ناتھ شری وشنُو بھگوان کی مَیں بندھنا کرتا ہُوں۔

(۲) جو سنکھ چکر گدا اور پدم دھارن کئے ہوئے ہیں، جو سُندر کریٹ اور کُنڈل پہنے پیلے رنگ کے پیتامبر سے شوبھائمان ہیں، جن کے کِھلے کنول سمان نیتر ہیں اور جن کی چھاتی پر کوستبھ منی جھلملا رہی ہے۔ ایسے چتر بُھج وشنو بھگوان کو مَیں سر جُھکا کر پرنام کرتا ہُوں۔

شری لکشمی نارائن آئتمہ

شری لکشمی نارائن بندنا

لکشمی نارائن جی تیرا سہارا رہے
لگتا درس یہ تیرا پیارا رہے
شوبھا تیری ہے پربھو ۔ کس مکھ سے ورنن کر سکوں
بستا آنکھوں میں یہ ہی نظارہ رہے
دل میں ہے خواہش یہی من تیرے چرنوں میں لگے
بہتی پریم کی دل سے دھارا رہے
پریم بھگتی ناتھ جی ۔! ۔ بڑھتی رہے نت نئی
چھب موہنی کا دل میں اُجیارا رہے
بھگت وتسل نام تیرا ۔ دیر کیوں اتنی کری !
ہوتا بھگتوں کو تیرا اشارہ رہے
دان بھگتی کا کرو ۔! ۔ چرنوں کی پریتی بخش دو
لال چند ر بھی تیرا دُلارا رہے
لکشمی نارائن جی تیرا سہارا رہے

پار برہم

پار برہم سب سے سریشٹ ہونے سے پرماتما۔ کبھی ناش نہ ہونے سے اجر۔ سدا امر رہنے سے امر۔ سب سے پہلے ہونے سے انادی۔ جسم سے رہت ہونے سے اَج۔ تمام شکتیوں کا مالک ہونے سے سروشکتیمان۔ من بانی سے پرے ہونے سے اگوچر۔ آنکھ سے دکھائی نہ دینے سے نراکار۔ گُنوں سے رہت ہونے سے نرگُن۔ اَتی سوکشم ہونے سے انُو۔ جھوٹ سے رہت ہونے سے ست۔ بے انت ہونے سے اننت۔ ناش رہت ہونے سے اکشر۔ آنند سروپ ہونے سے پرمانند۔ سدا ایک رس رہنے سے ستھر۔ سب کا سوامی ہونے سے پربھو۔ ایشوریہ، دھرم، لیش، شری، ویراگ اور موکش کا داتا ہونے سے بھگوان۔ کوئی شکل نہ رکھنے سے امُورت۔ شانتی کا سرچشمہ ہونے سے شانت۔ سدا اور سب سے پہلے ہونے سے سناتن۔ سدا رہنے والا ہونے سے نتیہ۔ کبھی ناش نہ ہونے والا ہونے سے اوناشی۔ اور بہت دُکھوں سے سمجھ میں آنے والا ہونے سے دُرگم کہلاتے ہیں۔

پرمو جگت کی رچنا کرکے پرکرتی سے پورن کرتی کا سوامی

ہونے سے بھوت آتما۔ جگت کا پالن کرنے سے بھوت بھاون۔ جیووں کا انتریامی ہونے سے ایشور۔ مایا اور جیو کا ایشور ہونے سے پرشوتم اپنے میں سے ہی سرشٹی کی رچنا کرنے والا ہونے سے دامودر۔ بھگتوں پر دیا کرنے سے بھگت وتسل۔ بھگتوں کو لکشمی دینے والا ہونے سے شری کر اور ہر جگہ ذرہ ذرہ تک میں موجود رہنے سے سروویاپک بھی کہلاتے ہیں اور بعد ازاں آپ کے ہزاروں نام ہو جاتے ہیں۔

پرکرتی اور پرش

جس پرکار اگنی اپنی جلانے اور پرکاش کرنے والی شکتیوں کو سمیٹ کر نراکار روپ سے لکڑی میں چھپی رہتی ہے اسی طرح پار برہم پرماتما بھی اپنی تمام شکتیوں کو اپنے میں ِلین کر کے اپنے نراکار سروپ میں سِتھت رہتے ہیں۔ اُس وقت سوائے اُس نرگن نرلیپ اور نراکار برہم سروپ کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اور وہ سچدانند گھن سروپ برہم یوگ نندرا کو آدھین کر کے اپنے ہی آتما نند میں لین ہو پرمانند روپی آنند میں مگن رہتے ہیں۔ اور جب ایک ہزار چترگی آیو کے برابر یوگ نندرا میں آنند سروپ رہنے کے بعد جاگرت اوستھا کو پراپت ہوتے ہیں تو "ایکو اہم بہو سیام" کہ "میں ایک ہوں انیک ہو جاؤں" کی کلپنا ہوتے ہی مہاشکتی[ا] کا ساکھشاتکار

[ا] یہی مہاشکتی شری رادھا روپ میں پرگٹ ہوئی

ہو جاتا ہے کہ جس مہا شکتی سے شکتی شالی ہو کر برہم سرب شکتیمان کہلاتے ہیں اور ایک پل میں کروڑوں برہمانڈ کی رچنا کر ڈالتے ہیں جو بعد میں کارن رُوپ سے وستار میں آیا کرتے ہیں۔ ارتھات اُس مہا شکتی کے پرکرتی، مایا اور شکتی تین مُکھیہ بھید ہو جاتے ہیں جن کو انادی مانا گیا ہے۔ چنانچہ سرب شکتی مان پرماتما نے مہا شکتی کے پرکرتی سروپ کے سنجوگ سے جگت کی رچنا کی۔ مایا سے کال، کرم اور سُبھاؤ کو سویکار کیا اور شکتی سے ساری سرشٹی میں شکتی کا سنچار کر ڈالا، اسی کارن برہم "پرکرتی دھرما"۔ "گُن دھرما"، اور "تیج دھرما" کہلاتے ہوئے پُرش کہلائے۔

گنوں کا پرکاش

گو پُرش (برہم) سے پرکرتی الگ ہے مگر سینگ سے مورنج کی مانند۔ لیکن جُوں ہی نرگُن چیتن پرماتما گُن وتی جڑ پرکرتی سے ملاپ کر کے اُس کے گنوں میں اپنے پن کا ابھیمان کرنے لگے۔ "پرجاپتی" بن گئے۔ تب پرکرتی اور پُرش کا کھیل آرمبھ ہوا۔ گویا پُرش رُوپی برہم اور استری رُوپی پرکرتی نے مل کر جگت کی رچنا کا کام اس پرکار شروع کیا۔ سب سے پہلے اُنہوں نے آنند، پریتی، من اور اندریوں کی پرُشٹ کو گُن ... سنتوش، ... ، ...

کا نہ ہونا۔ کھشما، دھرتی، اہنسا، سمتا، ست کا اُورن ہونا، مدُرتا، لجیا، چپلتا کا ابھاو، شَوچ، سرلتا، سدا چار، اُولُوپتا شردھا، پرچے میں بھرم کا نہ ہونا، اِشٹ اِنشٹ کے ویوگ کا ذکر نہ کرنا، دان سے من کو پرسن رکھنا، کسی وستُو کی اِچھا نہ کرنا، پراُپکار اور سب پرانیوں پر دَیا رکھنے والے گنوں والا۔

ستوگُن

رُوپ، ایشوریہ، وِگرہ، تیاگ کا ابھاوُ، نِردیتا، سُکھ دُکھ کے سیون میں آسکت، پرنِندا میں پریتی، جھگڑے مُول لینے کا سُبھاوُ، اہنکار، مانی پُرشوں کا ستکار نہ کرنا، چِنتا، وَیر باندھنا، سنتاپ کرنا، دُوسروں کا دھن ہڑپ کرنا، نِرلجتا، کُٹلتا، بھید، بُدھی، کٹھورتا، کام، مدھ، درپ اور دویش والے گنوں والا۔

رجوگُن

اَور موہ، اگیان، کرودھ، مرن، بہت پرکار کی چیزیں کھانے میں رُچی رکھنا، بھوجن میں سنتوش نہ ہونا۔ پینے والی چیزوں سے من نہ بھرنا، سگندھ، بستر، شَیا، آسن، وہار، دن میں سونا، زیادہ بولنا، جھگڑوں میں من لگانا، ناچ، گان اور باجوں میں پریم کرنا اور دھرم سے دُشمنی رکھنے والے سُبھاوُ کے گنوں والا۔

تموگُن

آدی تین گنُوں کو پرگٹ کیا جو پرکرتی کے گنُ کہلائے۔

چھبیس تتوؤں کی اُتپتی

پرکرتی کے تینوں گنُوں ست، رج اور تم میں وِشمتا آنے سے مہتو پرگٹ ہؤا۔ پھر ست اور رج سے پریوت مہتو سے اہنکار اُتپن ہؤا۔ جس کے ویکارک تامس اور تیجس تین بھید ہوئے۔ تب ویکارک اہنکار سے من پیدا ہؤا۔ جس نے تامس اہنکار کی پریرنا سے آکاش کو پرگٹ کیا۔ آکاش میں وِکار ہونے سے وایُو پیدا ہؤا۔ وایُو سے اگنی۔ ، اگنی سے جل اور جل سے پرتھوی پرگٹ ہوئی۔ گویا آکاش، وایُو، اگنی، جل اور پرتھوی یہ پانچ مہابھوت کہلائے۔ پھر ان پنچ مہابھوتوں سے تیجس اہنکار کی پریرنا سے ان کے گنُ شبد، سپرش، رُوپ، رس اور گندھ پیدا ہوئے۔ جن کو دھارن کرنے کے لئے کان، توچا، نیتر، جیبھا اور ناک آدی پانچ گیان اِندریاں پیدا ہوئیں اور کرم کرنے کے لئے ہاتھ، پاؤں، گدا، لِنگ اور بانی پانچ کرم اِندریاں بنیں، جن کے ساتھ ساتھ ہی تیجس اہنکار کی پریرنا سے بدھی اور پران پیدا ہوئے۔

چنانچہ اسی طرح پُرش اور پرکرتی کی رچنا سے پنچ مہابھوت،

پانچ کرم اِندریاں، پانچ گیان اِندریاں، آٹھ پرکرتیاں اُور ایک من
مِل کر چوبیس تتو ہوئے جو دیوتا سے لے کر کیڑے پتنگ آدی ہر
پرانی کے شریر میں ضرور رہتے ہیں اور اِن کے ملاپ ہی کا نام
پنچ بھوتک جگت ہے۔ لیکن پچیسواں تتو آتما ہے جو اجر امر
اور نرلیپ ہونے کے کارن ان سب سے الگ بھی ہے۔ مگر
پرکرتی کے گنوں میں اپنے پن کا ابھیمان کرنے سے مکڑی کے جالے
کی طرح اپنے آپ اس میں بندھ جاتا ہے اور جوں ہی ان پراکرت
گنوں میں اپنے پن کا ابھیمان چھوڑ دیتا ہے۔ پھر وہ پہلے ہی کی
طرح نرلیپ کا نرلیپ اور شدھ ہو جاتا ہے۔

برھما کی جگت رچنا

نراکار برھم کے ساکار سروپ شری نارائن وشنو بھگوان
کی نابھی سے ایک پرکاشمان کنول پھول اُتپن ہوا۔ جس سے برھما جی کی
اُتپتی ہوئی۔ تب اُس کنول پھول پر بیٹھے ہوئے برھما جی کو جب
جگت دکھائی نہ دیا تو وہ آکاش میں چاروں طرف گردن موڑ کر
دیکھنے لگے۔ جس سے اُن کے چاروں دشاؤں میں چار مکھ ہو گئے۔
جن کے ہر مکھ سے برھم کا پرم پاون گیان پرگٹ ہوا۔ جسے
چاروں ویدوں کے نام سے سشوبھت کیا گیا۔ پرماتما کی اس ادبھت

لیلا کو دیکھ کر برہما جی بہت حیران ہوئے اور اس کے کرتا کے دھیان میں تپ کرنے لگے۔ بہت سمے کے بعد ایک دن کنول نین لکشمی پتی وشنو بھگوان نے انہیں اپنے ساکھشات درشنوں سے کرتارتھ کیا۔ تب برہما جی ہاتھ جوڑ کر اُن کی اُستتی کرنے لگے جس سے پرسنّ ہو کر شری نارائن جی نے اپنی مند بھری مسکان میں برہما جی کو آشیر باد دیتے ہوئے سرشٹی رچنا کی آگیا دی۔ اور خود انتر دھیان ہو گئے۔ پرنتو برہما جی اس ادبھت چھبی کی منوہر جھلک کے وچتر نظارے کو بہت دیر تک نہ بھول سکے۔ بلکہ اُس چتر بھج مورتی کے دھیان میں اس قدر مگن ہوئے کہ اُن کی سمادھی لگ گئی۔ بہت سمے کے بعد جوں ہی برہما جی کو سرشٹی رچنا کی آگیا کا سمرن ہوا، بہت گھبرائے اور جگت رچنا کے کام کو اس پرکار شروع کیا جس کا مختصر الفاظ میں یوں ورنن کیا جاتا ہے۔

۱- سب سے پہلے برہما جی نے اپنی مانسک شکتی کے پرتاپ سے سنک، سنندن، سناتن اور سنت کمار چار منیشوروں کو پرگٹ کیا مگر وہ پرجا اُتپن کرنے کی بجائے پربھو بھگتی میں لین ہو گئے۔

۲- برہما جی کو اپنے مقصد میں ناکامیابی ہونے پر جوں ہی انہیں کرودھ کا آکار ہوا، فوراً آپ کے مستک سے ایک بالک کی اپنی ہوئی ہو رونے کے کارن کا رور(؟)

اور انہیں سرشٹی سنگھار کا کام دیا گیا۔

۳- تیسری بار برہما جی نے ماریچ، اتری، انگرہ، پلستیہ، پلہہ، کرت، بھرگو، وشِشٹ، نارد اور دکش آدی دس مانسک پرجاپتی اُتپن کئے۔

۴- چوتھی بار برہما جی نے دھرم، ادھرم، کام، کرودھ، لوبھ، موہ، پُن، پاپ، سنکلپ، وکلپ اور بانی کو پیدا کیا۔

۵- پانچویں شرینی میں اردھو یُگ کا، اُدگھاتا کا، برہما کا اور ہوتا آدی کے چار کرم، آیور، دھنر، گندھرب اور ستھاپتہ (شلپ ودیا) آدی چار اُپ وید، ودیا، دان، تپ اور ست آدی دھرم کے چار چرن، برہمچریہ، گرہست، بان پرست اور سنیاس آدی چار آشرم، اُن کی ورتیاں، اتہاس، پُران، یگیہ اور اگنی ہوتر آدی چار دیاہرتیاں اور اُن کے کرم، تمتھا موکش دینے والی، سوُرگ پھل دینے والی کھیتی وغیرہ کرم کرنے والی اور سزا دینے والی چار پرکار کی ودیاؤں کا پرکاش کیا۔

۶- چھٹی بار ستوگنی دیوتا، رجوگنی یکش و راکشش، تموگنی اسُر اور گندھرب اپسرائیں، بھوت، پشاچ، پتر، سِدھ، ودیادھر، کنر، سرپ، ناگ، رشی مُنی تتھا چودہ منو (سوئمبھو، سوارو چس، اوتم، تامس، ریوت، چاکشوس، ویوسوت، پانچ ساورن، رُوچیہ اور بھُوم) پرگٹ کئے۔

۷ - ساتویں، سرشٹی میں برھما جی نے پرچیتا، ستھانو، رِبھو، ہنس، اروُنی اور یتی وغیرہ رِشی اور پتروں کو پیدا کیا۔

۸ - آٹھویں بار آپ نے چار پرکار کی ایسی رچنا رچی جس میں باقی سب کچھ شامل ہو گیا۔ جس میں پہلی رچنا جرایج ہوئی جو دیہہ کے ساتھ ہی پیدا ہونے والی جیووں کی کہی گئی دوسری کا نام انڈج ہوا یعنی وہ جیو جو انڈوں سے پیدا ہوں۔ تیسری رچنا سویدج کہلائی جو پسینے سے پیدا ہونے والے جیووں کے لئے کہی گئی اور چوتھے اُدبھج کہلائے جو پرتھوی پھوڑ کر پیدا ہونے والے ہوئے۔

۹ - سب سے آخیر میں برھما جی نے جب دیکھا کہ آٹھ پرکار کی سرشٹی رچنے کے باوجود بھی سرشٹی رچنا میں وہ ترقی نہیں ہوئی جس کی انہیں ضرورت تھی تو ایک پُرش اور ایک استری کو پیدا کیا۔ جن میں سے پُرش سرب بھومی سمراٹ سویمبھو منو اور استری اُن کی پٹ رانی ست رُوپا ہوئیں۔ گویا برھما جی نے نو پرکار کی اُتپتی سرشٹی رچنا کے لئے کی۔

برھما کی آیو

منشوں کے حساب سے ۱۵ نمیش کو کاشٹا کہتے ہیں۔ ۳۰ کاشٹا

برابر ہیں ایک کلا کے، ۳۰ کلا کا ایک مہورت اور ۳۰ مہورتوں کا ایک دن رات - ۳۰ دنوں کا ایک مہینہ - ۶ مہینوں کا ایک ائین، ۲ ائینوں (دکشائن و اُترائن) یا ۱۲ مہینوں کا ایک سال - چنانچہ اسی حساب سے ست یُگ کی عمر ۱۷۲۸۰۰۰ سال - تریتا یُگ کی ۱۲۹۶۰۰۰ سال، دواپر یُگ کی ۸۶۴۰۰۰ سال اور کل یُگ کی عمر ۴۳۲۰۰۰ سال کی کی مانی گئی ہے - ان چاروں یُگوں کے مجموعہ کو چتر یُگی یا مہایُگ بھی کہتے ہیں - گویا چتر یُگی یا مہایُگ کی عمر ۴۳۲۰۰۰۰ سال کی ہوئی جو دیوتاؤں کے ۱۲ ہزار دویہ ورشوں کے برابر ہوتی ہے اور ہزار چتر یُگی کا برھما کا ایک دن ہوتا ہے اور اتنی ہی اُس کی ایک رات - چنانچہ برھما کے ایک دن کے ختم ہونے پر پرلے ہو جاتی ہے اور پھر رات گزر جانے کے بعد صبح ہونے پر نئی سرشٹی کی رچنا ہوتی ہے اسی طرح بارم بار رچنا کرتے کرتے جب برھما جی کی عمر پورے سو سال کی ہو جاتی ہے - تب کہیں جا کر مہا پرلے کا سمہ آتا ہے - اُس وقت شوجی اپنے باراں سروپ دھارن کرتے ہیں جو سورج سمان پرچنڈ تیج مئی ہوتے ہیں - جن کی گرمی سے چار پرکار کے پرانی (جراجُ، انڈج، ویدج، اوبھج) جل کر بھسم ہو جاتے ہیں اور سب کی کرم اور گیان اندریاں اپنے اپنے وشیوں کو ساتھ لے اپنے آدھار بھوت پنچ مہا بھوتوں میں سما جاتی ہیں - پھر پرتھوی جل میں ڈوب جاتی ہے - جل کو اگنی شکھا لیتی ہے،

طرح آکاش کو من، من کو اہنکار اور اہنکار کو مہتو اپنے میں لین کر لیتا ہے۔ مہتو اویکت پرکرتی میں چھپ جاتا ہے اور پرکرتی اپنے ست، رج اور تم گنوں سمیت مہا شکتی میں لین ہو جاتی ہے۔ پھر وشنو بھگوان مہا شکتی کو اپنے میں لین کر اور یوگ نندرا کو آدھین کر اپنے پرمانند سروپ میں مگن ہو کر "ایکو برہم دتیا ناستی" کا واستو سروپ دکھا دیتے ہیں اور پھر جب "ایکو ہم بہو سیام" کی اچھیا ہوتی ہے تو پھر وہی رچنا کر سنسار کا کھیل رچا دیتے ہیں جو سدا چلتا رہتا ہے۔

وشنو بھگوان کا واستو سروپ

نراکار برہم کے پہلے ساکار سروپ شری وشنو بھگوان ست چت آنند، اجر امر اوناشی، اننت انادی اور سرو شکتیمان ہیں جو سنکھ چکر گدا اور پدم دھارن کئے چتر بھج روپ میں براجمان ہیں

آپ کا شندر مکھ کوٹ سورجوں کے پرکاش کے سمان پرکاش مان ہے جو نانا پرکار کے رتنوں اور جواہرات سے جڑے مکٹ سے شوبھا نمان ہے۔

آپ کے منوہر نیتر کھلے ہوئے کنولوں کو شرما رہے ہیں اور کانوں میں بجلی کی سی چمک کے کنڈل جھلملا رہے ہیں۔

گلے میں کوستبھ منی اور وکشستھل پر وتسل چن کے نشان ہیں۔

جن پر سو کامدیو بھی قربان ہیں بھجاؤں میں سُندر باز و بند اور کلائیوں میں سُنہری کنگن اپنی ادبھت چھٹا دکھا رہے ہیں تو شریر پر پھول مالائیں اور پیتامبر شوبھا پا رہے ہیں۔

گویا آپ اپنی منموہنی مورتی کے مند مند مُسکان سے سُندر کا رہے ہیں اور جگت چت چور کہلا رہے ہیں۔ آپ شانتی کے سچے سرُوپ ہیں۔ پرم انُوپ ہیں کہ جن کی چھبی پر یوگیوں کے من رُوپی بھنور منڈلا رہے ہیں جو سمادھی دوارا پرم آنند پا رہے ہیں۔

کون ہے جو ایسے شُدھ چت آنند، پُورن پرمانند بھگوان وِشنُو کے اِس پرم انُوپ سُندر سرُوپ کا دھیان کر من بانچھت پھل نہ پائے اور پرم پد کا پرم آنند نہ اُٹھائے؟

لکشمی کا واستو سرُوپ

پار برھم کی مہا شکتی کا ایک سرُوپ مہا لکشمی ہے۔ وہ وِشنُو بھگوان کی طرح انادی، اننت اور سرو ویاپک ہے۔ یدی بھگوان وِشنُو برھم ہیں تو یہ اُن کی مہا شکتی ہے۔ وہ ارتھ ہیں تو یہ بانی۔ وہ نیائے ہیں تو یہ نیتی، وِشنُو بودھ ہیں تو لکشمی بُدھی۔ وہ دھرم ہیں تو یہ ست کریہ۔ وہ جگت کے سرشٹا ہیں تو یہ سرشٹی۔ وہ سنتوش ہیں تو یہ [illegible] ... وہ [illegible] ہیں تو یہ [illegible] کشنا ... جیسا [illegible]

پرووڈوشش ہیں تو یہ گھرت کی آہوتی۔ وُہ سُوریہ ہیں تو یہ اُن کی پربھا۔ وُہ چندرما ہیں تو یہ کانتی۔ پربھُو شکتی مان ہیں تو یہ شکتی، وُہ پرکاش ہیں تو یہ جیوتی۔ پرماتما وائیو ہیں تو یہ گتی، وُہ سمندر ہیں تو یہ ترنگ، وُہ راجہ ہیں تو یہ رانی، وِشنُو اِندر رُوپ ہیں تو یہ اِندرانی۔ وُہ یم ہیں تو یہ دھمورنا، وُہ کویر ہیں تو یہ ردھی، وُہ ورن ہیں تو یہ گوری، وُہ رام ہیں تو یہ سیتا، پربھُو کرشن ہیں تو یہ رُکمنی، وُہ شِو ہیں تو یہ پاربتی۔ غرضیکہ مہالکشمی اپنے دویہ سرُوپ سے وِشنُو بھگوان سے کبھی الگ نہیں رہتیں بلکہ اپنے دوسرے پراکرت سرُوپ سے بھی اُن کی ہر شکتی میں شکتی کے رُوپ میں اُن کا ساتھ دیتی ہیں۔ وُہ بیکنٹھ میں بیکنٹھ لکشمی، سُورگ میں سُورگ لکشمی، راج گرہیوں میں راج لکشمی، یُدھ میں وِجے لکشمی اور گھروں میں گرہیہ لکشمی کے نام سے وکھیات ہو سنسار کا کلیان کرتی ہیں۔ آپ کے اِن تینتیس ۳۳ پوِتر ناموں کا جو جپ کریں گے، لکشمی ماتا کی اُن پر سدا کرپا رہے گی:-

لکشمی، شری، کملا، وِدیا، ماتا، وِشنُو پریہ، ستی،
پدمالیہ، پدم ہستا، پدم اکشی، پدم سُندری، بھُوتیشوری،
نتیہ، ستیہ، سروَدھا۔ شُبھا، وِشنُو پتنی، مہادیوی،
کھشیر تنیا، اسنعت لوک ماتا بھی، بھُو لیلا، رُکمنی،

سرب سُکھ پردھا، رُکمنی، سربُدھی وتی، سرسوتی، گوری،
شانتی، سُواہا، سودھا، رتی ۔ نارائینی ورادہا، وشنو بتیہ نیبائینی۔

وِشنو بھگوان ہیہ گریو رُوپ میں

جب برھما جی ویدوں کے گیان کو پراپت کر اُن کے
پرکاش سے جگت کو پرکاش مان کرنے کی بھاونا سے اپنے
تپ میں لین ہو گئے تو راجس اور تامس گنوں کے پربھاو
سے سمندر میں مدھو کیٹبھ دو اسُروں کا جنم ہوُا۔ جنہوں
نے برھما جی کو سمادھی اوستھا میں لین دیکھ ویدوں کو چُرا لیا
اور جب برھما جی سمادھی اوستھا سے جاگرت ہوئے تو ویدک
گیان نہ پاکر دُکھی ہوئے۔ تب اُنہوں نے اُسی چتر بُھج وِشنو
بھگوان کا دھیان کیا جو ہیہ گریو رُوپ میں پرگٹ ہوئے جن
کا سر گھوڑے کا اور شریر منش کا تھا۔ تب برھما جی نے پرنام
کر اُن سے ویدوں کے چُرائے جانے کا ذکر کیا۔ تب وُہ ہیہ گریو
رُوپ سمندر میں چھُپ گئے اور مدھو کیٹبھ کو مار کر ویدوں
کو لا برھما جی کے حوالے کیا۔ جس کارن وِشنو بھگوان کا ایک
نام مدھُو سُودن پڑا۔

وشنو بھگوان کا وراہ رُوپ

جب برہما جی نے سنساری جیوؤں کو رہنے کے لئے پرتھوی کا نرمان کیا تو ہرناکش دیت اُسے اُٹھا سمندر میں لے گیا۔ تب پرتھوی کو اپنی جگہ پر نہ دیکھ برہما جی گھبرائے اور معلوم ہونے پر وُہ اپنی تپ شکتی کا سنچار کر بھگوان وشنُو کے دھیان میں مگن ہو گئے تو ایک دن ہاتھی کی طرح چنگھاڑتا ہوا بڑا بھاری سرُوپ اُن کے سامنے پرگٹ ہوا۔ جس کا سر سُؤر کا اور جسم انسان کا تھا۔ جسے دیکھ برہما جی نے نمسکار کیا اور کہا، پربھو! ہرناکش دیت پرتھوی کو چُرا کر پاتال لے گیا ہے، اُسے لانے کی کرپا کریں۔ تب وُہ سرُوپ جل میں انتر دھیان ہو گیا۔ اور پاتال میں جا ہرناکش سے یُدھ کر اور اُسے مار پرتھوی کو لے باہر آئے۔ برہما جی نے پرسن ہو اُن کی اُستتی کی۔ پھر وُہ آشیرباد دے انتر دھیان ہو گئے۔ چونکہ سنسکرت میں سُؤر کو وراہ کہتے ہیں اس لئے وشنُو بھگوان کے اُس سرُوپ کو وراہ نام سے وکھیات کیا گیا۔

لکشمی کا جنم

مہرشی بھرگو کی کھیاتی نام کی دھرم پتنی نے ایک ترلوک سُندری کنیا کو جنم دیا جو تمام شُبھ لکشنوں سے وبھُوشت اور اتی کومل تھی۔ ماتا پتا نے اُس کا لکشمی نام رکھا۔ بال اوستھا میں ہی ماتا پتا کے مُکھ سے شری نارائن بھگوان کی مہما، گُن، اور پراکرم سُن کر وُہ اُن کی پُوجا میں تت پر رہنے لگی۔ بھگوان کی بھگتی میں وُہ اتنی لین ہو گئی کہ بڑی ہونے پر اُس نے سمُدر تٹ پر جا وِشنو بھگوان کو پتی رُوپ میں پانے کے لئے گھور تپسیا کی۔ تپ میں لین دیوی کے ایک ہزار برس گُزر گئے۔ تو اُس کی چرچا اِندر لوک تک جا پہنچی۔ تب اِندر وِشنو کا رُوپ دھارن کر اُس کے پاس آئے اور وَر مانگنے کو کہا تو لکشمی ہاتھ جوڑ پرنام کر بولی۔ بھگون! مجھے اپنے وِشو رُوپ کے درشن کرائیے۔ مگر اِندر اِس بات میں اسمرتھ تھے۔ شرمندہ ہو واپس چلے گئے۔ اسی طرح کئی دیوتا آئے اور واپس گئے۔ آخیر دیوی کی بھگتی سے پرسن ہو ایک دن خود نارائن بھگوان پدھارے۔ تب اُسی وِشو رُوپ کے سوال کے جواب میں بھگوان نے اُنہیں اپنے وِراٹ رُوپ کے درشن کرائے اور

اُس کی بھاونا اور اِچھیا کے انوسار اُسے یہ کہتے ہوئے پتنی
رُوپ میں گرہن کیا کہ تم یہاں سمندر تٹ پر ہی برھمچارنی رُوپ
میں مُول سٹری کے نام میں رہ تپ کرو اور ہم یہاں سٹری
ہتی کے نام سے رہیں گے۔ سمے آنے پر پھر ملاپ ہوگا۔

وشنو بھگوان کا سمندر منتھن کرانا

ایک بار راجہ اندر ہاتھی پر سوار ہو بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ
چلے جا رہے تھے کہ راستہ میں اُنہیں دُرباشا رِشی ملے جن کے
پاس ایک سُگندھت پھول مالا تھی۔ رِشی نے اِندر دیو کو دیوتاؤں کا
راجہ جان اُن کا آدر کرتے ہوئے وُہ مالا اُنہیں دی۔ مگر اِندر نے
اُسے اپنے گلے میں دھارن کرنے کی بجائے ہاتھی کے سر پر ڈال
دیا جسے ہاتھی نے سُونڈ سے گرا زمین پر پھینک دیا جو اُس کے ہی
پاؤں تلے آ کر روندی گئی۔ اندر دیو کے اس ابھیمان اور اپنی دی گئی
مالا کا انادر جان درباشا رشی کرودھ میں آ کر بولے۔ اے اندر! جس
ایشوریہ کے گھمنڈ میں آج تُو چُور ہو کر کسی کو بھی خاطر میں نہیں لا رہا ہے
جا! اُس کا اَنتراوُ بھی جلد دیکھے۔

دُرباشا رِشی کا شاپ بھلا کب خالی جانے والا تھا۔ کچھ سمے بعد
ہی [illegible]

لے کر دیو پوری امراوتی پر حملہ کر دیا، جس سے دیوتا ہار کھا کر بھاگ گئے اور وِشنُو بھگوان کی شرن جا پہنچے۔ تب وِشنُو بھگوان نے اُنہیں صلاح دی کہ اِس وقت اسروں کا بل بہت پربل ہے اس لئے اُنہیں امرت کا لالچ دے کر سمندر منتھن پر راضی کرو۔ تب سب دیوتا راجہ بلی کے پاس گئے اور اُنہیں سمندر منتھن پر راضی کر لیا۔ جنہوں نے مندراچل پربت کی مٹھانی اور شیش ناگ کی ڈوری بنا کر سمندر منتھن آرمبھ کیا۔ تو مندراچل پربت پانی پر نہ ٹھہر سکا۔ اور ڈوبنے لگا۔

وِشنُو بھگوان کا کچھپ رُوپ دھارن کرنا

تب وِشنُو بھگوان نے کچھوے کا رُوپ دھارن کر مندراچل پربت کو اپنی پیٹھ پر لے لیا۔ پھر منتھن آرمبھ ہوا جس میں سے یکے بعد دیگرے ۱۔ ہلاہل۔ ۲۔ کام دھین گئو۔ ۳۔ اُچے شروا گھوڑا۔ ۴۔ ایراوت ہاتھی۔ ۵۔ کلپ برکش۔ ۶۔ امبا آدی اپسرائیں۔ ۷۔ کنول۔ ۸۔ کیلا۔ ۹۔ دھنونتری۔ ۱۰۔ امرت۔ ۱۱۔ کوستبھ منی۔ ۱۲۔ سُرا۔ ۱۳۔ پنج جنیہ سنکھ اور ۱۴۔ لکشمی آدی چودہ رتن سمندر سے نکلے۔

لکشمی کا سمندر سے پرگٹ ہونا

چنانچہ اُن چودہ رتنوں میں سے ۱۱ رتن تو دیوتاؤں اور اسروں نے بانٹ لیئے۔ ... گئے۔ لکشمی بھگوان وِشنُو

کے پاس چلی گئی۔ باقی رہا امرت، جس کو لینے کے لیے دیوتاؤں اور اسُروں میں کشمکش ہونے لگی۔

وشنو بھگوان موہنی کے روپ میں!

آخر وشنو بھگوان نے موہنی کا روپ دھار کر بڑی ساودھانی سے امرت تو دیوتاؤں کو پلا دیا اور اسُر ہاتھ ملتے ہی رہ گئے۔ پھر یدھ شروع ہوا تو دیوتا امر ہو چکے تھے، اسُر انہیں نہ جیت سکے۔ تب سب دیوتاؤں نے لکشمی سمیت شری وشنو بھگوان کا پوجن کیا۔ اور نانا پرکار سے اُستتی کر اپنے استھانوں کو چلے گئے۔ گویا وشنو بھگوان کی ہی کرپا سے دیوتا امر ہوئے۔

لکشمی، سرسوتی اور گنگا میں جھگڑا

وشنو بھگوان کی تین پٹ رانیاں شری لکشمی، سرسوتی اور گنگا جی تھیں جو آپس میں بڑے پریم سے پربھو کی سیوا پوجا کر سکھی رہتی تھیں لیلا دھاری پربھو ایک دن کہیں باہر چلے گئے اور یہ تینوں اکٹھی بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ پربھو جب باہر سے پدھارے تو تینوں نے اُٹھ کر ہاتھ جوڑ پرنام کیا۔ مگر ان تینوں میں سے شری گنگا جی کا آدر سمان کچھ سرسوتی جی کو نہ بھایا۔ اور جب بھگوان پھر ایک دن باہر گئے۔ تو

سرسوتی جی نے گنگا جی کے اُس روز کے برتاؤ کو اُوچت (غیر مناسب) بتا کر شری گنگا جی کو کچھ کڑوے شبد کہے۔ جس سے شری گنگا جی کو کرودھ ہوا تو انہوں نے بھی جواب میں ویسے ہی کڑوے پن کا برتاؤ کیا۔ آخر جھگڑا بڑھ گیا تو شری لکشمی جی نے صلح کرانے کی کوشش کی۔ جسے سرسوتی جی نے شری گنگا جی کی طرفداری سمجھا۔ اور انہیں شاپ دے دیا کہ ہے لکشمی! تم نے گنگا جی کی نا واجب طرفداری کی ہے۔ اس لئے جاؤ۔ ندی بن جاؤ۔ تب شری گنگا جی نے بھی سرسوتی جی کو ویسا ہی شاپ دے ڈالا تو سرسوتی جی نے بھی وہی شاپ شری گنگا جی کو دیدیا۔ اتنے میں بھگوان آ گئے تو تینوں رونے لگیں۔ حالات معلوم ہونے پر بھگوان بھی دُکھی ہوئے۔ تب بہت سوچ وچار کے بعد پربھو بولے۔ تم لوگوں نے اچھا نہیں کیا۔ شاپ تو اوشیہ بھگتنے ہی پڑیں گے۔ مگر ہم اتنی آشیرباد دیتے ہیں کہ تم صرف ایک ایک انش سے ندی رُوپ ہو سنساری جیووں کا کلیان کرو گی اور باقی انشوں سے اسی طرح ہمارے پاس ہی بیکنٹھ میں نواس کرتی رہو گی۔ چونکہ سرسوتی کی بھول ہے۔ اس لئے وہ ایک انش سے ندی ہو گی اور ایک انش سے برھما جی کے پاس استری رُوپ میں رہے گی اور دوسرے کلپ میں اُن کی پُتری بنے گی۔ پھر کل جُگ کے پانچ ہزار سال گزرنے پر تم تینوں اپنے اپنے شاپوں سے مُکت ہو جاؤ گی۔ مگر سنساری جیووں کے لئے بدستور کلیان کاری ہی رہو گی

بھگوان وِشنو ہی سب سے بڑے ہیں

مہرشی بھرگو جی برہما جی کے مانسک پُتر تھے - جو مانئے رشی ہوئے -
ایک دن سرسوتی ندی کے کنارے رشیوں کی بھاری سبھا ہوئی -
تو بحث اس بات پر چلی کہ برہما، وِشنو اور شو میں کون بڑا ہے؟
تو کسی نے برہما کو جگت کرتا کہکر بڑا کہا تو دوسرے نے وشنو
بھگوان کو جگت پالن کے ناطہ سے بڑا بتایا تو کسی نے شو جی مہاراج
کو بڑا کہا - آخر سبھا کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکی تو سرب سمتی سے بھرگو
رشی جی اس کام کے لئے چُنے گئے کہ وہ جا کر پتہ لگائیں کہ اِن
تری دیو میں کون بڑا ہے؟ تب آگیا پا کر بھرگو جی سب سے پہلے
اپنے پتا شری برہما جی کے پاس برہم لوک میں گئے - اُس وقت
شری برہما جی کی سبھا لگی ہوئی تھی - یہ سیدھے جا پتا کو نمسکار
کئے بغیر ہی سبھا میں جا بیٹھے - تب برہما جی کے من میں بھاری کرودھ
اُتپن ہؤا کہ پُتر کی یہ حالت کہ رشی مُنیوں کے سامنے بھاری سبھا
میں پتا کو پرنام یا اُستتی کئے بغیر ہی اگیانیوں کی طرح بیٹھ جائے -
آخر پُتر کے ناطہ کو دل میں رکھ کر کرودھ کو تو دبا لیا مگر بھرگو جی اُن
کی ماں پرتشٹھا کے لوبھ کی کرودھ اگنی کو جان وہاں سے چل دئے
اور سیدھے کیلاش پربت پر مہا دیو شری شو جی مہاراج کے پاس
آئے تو شو جی اُن [illegible] گو [illegible] اُٹھے اور اُنہیں ملنے

کے لیے آگے بڑھے - تو بھرگو جی بولے - نہیں! تم امنارگ گامی ہو
ہم تم سے نہیں مل سکتے - امنارگ گامی کا نام سُنتے ہی شو جی کرودھ
میں آکر ترشول اُٹھا بھرگو رشی کو مارنے کے لیے دوڑے تو رشی
وہاں سے بھاگ بیکنٹھ لوک میں آ گئے جہاں وشنو بھگوان کو سوئے
ہوئے پایا - جن کی پنکھا سیوا شری لکشمی جی کر رہی تھیں - بھرگو جی
نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ ایک لات وِشنو بھگوان کی چھاتی میں دے
ماری - جو چونک کر اُٹھے اور رشی کا پاؤں پکڑ کر بولے - آئیے، آئیے!
پدھاریئے، رشی راج! آپ کے آنے کا سماچار نہ ملنے کے کارن
میں آپ کا بھلی پرکار سواگت نہ کر سکا - کھشما کیجیے! آپ کے کومل
چرن کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی؟ اتنا کہہ بھگوان وِشنو اپنے ہاتھوں
سے اُن کے چرن دبانے لگے اور پھر بولے - براہمن دیوتا! آپ نے
مجھے کرتارتھ کر دیا - آپ کے چرن کا یہ نشان سدا میری چھاتی کی شوبھا
بنا رہے گا۔

لکشمی کا کرودھ

بھرگو رشی کا وِشنو بھگوان کے پرتی یہ برتاؤ دیکھ شری لکشمی
جی کرودھ میں بھر گئیں اور بولیں - ہے براہمن! تم نے تمام ورنوں
میں پوجنیہ ہونے کے ابھیمان میں آکر جگت پتی ترلوکی ناتھ بھگوان
کا بھاری اپمان کیا ہے [illegible]

ابھیمان نہ رہے گا اور میں براہمنوں کا ساتھ نہیں دوں گی۔ تب بھرگو رشی
بولے۔ دیوی! تم نے مجھے غلط سمجھ کر براہمن جاتی کو یہ شاپ دے دیا
ہے جو اچھا نہیں کیا۔ اچھا ہم بھی تجھے شاپ دیتے ہیں کہ کل جگ میں
جو براہمن اپنے دھرم کرم میں پروین، وِدوان اور گُن وان ہوں گے۔ تمھاری
ہماری لکھی بھرگو سنگھتا جن کے پاس ہو گی اُن کے تُو پیچھے پیچھے پھرا کرے گی
اتنا کہہ بھرگو جی رشیوں میں واپس آئے اور سب برتانت سُنا۔ وِشنو بھگوان
کو ہی سب سے بڑا اور پُوجنیہ مانا۔

وِشنو بھگوان کا دھرو کو امر پد پردان کرنا

برھما جی کے پوترے سوئمبھو منو جی کے دو پُتر پریہ برت اور اُتان پاد
تھے۔ اُتان پاد کی دو استریاں سُنیتی اور سُرچی تھیں۔ سمہ پا کر سنیتی کے گھر
دھرو اور سُرچی کے ہاں اُتم نام کے بالک ہوئے۔ راجہ اُتان پاد اپنی
چھوٹی استری سُرچی سے زیادہ لگاؤ رکھتا تھا۔ اسی لیے سُنیتی کا لگاؤ
بھگوان کی بھگتی میں بڑھ گیا۔ ایک دن راجہ اُتم کو گود میں لیے پیار
کر رہے تھے کہ دھرو نے بھی اُن کی گودی میں بیٹھنے کا اصرار کیا تو سُرچی
نے اُسے ٹھوکر مار کر نیچے اُتار دیا اور کہا کہ پتا کی گود میں بیٹھنے کا شوق
تھا تو میری کوکھ سے جنم لینا تھا۔ دھرو روتا ہوا اپنی ماں کے پاس
گیا تو اُس کی ماتا نے راجہ کے لگاؤ کو سُرچی کی طرف جان دھرو کے

من بہلاوے کے لئے کہا۔ بیٹا! اگر تمہارے پتا نے تجھے گودی میں
نہیں بٹھایا تو نہ سہی، تم اُس پرم پتا کی گودی میں بیٹھنا جو سب کے
بڑے پتا ہیں اور سب کو بڑا پیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ماتا کی یہ بات دھرو
کے من میں بیٹھ گئی اور وُہ ہر روز اُس پرم پتا کی باتیں ہی ماں سے سُننے
کے لئے بیتاب رہتا تھا۔ اُدھر اُس کی ماتا بھی وِشنو بھگوان کے تمام
گُنوں کو ایسی اوتم رِیتی سے ورنن کرتی تھی کہ دھروُ کے من میں اُس پرم
پتا کو مِلنے کی پربل اِچھیا جاگ اُٹھی اور وُہ پانچ برس کی عمر میں ہی اُس
جگدیشور کو پانے کے لئے ایک رات گھر سے نکل پڑا۔ راستہ میں نارد
جی مِلے۔ واپس لَوٹانے پر بہت زور دیا، ڈرایا دھمکایا بھی، مگر وُہ
بالک ہٹھ کا پُورا اُترا۔ آخیر نارد جی نے اُسے آشیرباد دی اور "اوم نمو
بھگوتے واسدیوا" کا گورُو منتر دے کر تپ کرنے کی آگیا دی۔ چنانچہ
دھرُو نے مدھُوبن میں چھ ماہ تک ایک پاؤں پر کھڑے رہ کر وُہ
گھور تپسیا کی کہ وِشنوُ بھگوان کا آسن ہِل گیا۔ وُہ فوراً گرڑ پر سوار ہو کر
وہاں آئے اور بولے، بیٹا! مَیں تمہاری بھگتی سے بہت پرسن ہوُں۔
جاؤ ہزاروں سال راج کرنے کے بعد اُس اٹل پد وی کو پراپت ہو!
جو سدا اٹل رہے گی۔ چنانچہ وشنوُ بھگوان کی کرپا سے بالک دھرُو کو
دھرو پد پراپت ہُوا جو پرلے کال میں بھی نشٹ نہیں ہوتا ہے

وِشنو بھگوان پاربتی کے رُوپ میں

شِوجی مہاراج کا ایک گن شِوجی کی بہت سیوا کیا کرتا تھا اور ہر روز
اُنہیں شمشان کی نرم نرم بھسم لا کر دیا کرتا تھا جسے شریر پر دھارن کر
شِوجی بہت پرسن ہُوا کرتے تھے۔ اِسی کارن اُس گن کا نام بھسماسُر
پڑ گیا تھا۔ ایک دن جب کہ بھسماسُر کو بہت سی شمشانوں کے چکر لگانے
پر بھی اچھی بھسم نہ ملی تو دِل میں سوچنے لگا کہ لوگ مرتے کم ہیں، اِس
لئے کوئی ایسا اُپائے کرنا چاہیئے جس سے بہت لوگ مریں اور مجھے اچھی
اور کافی بھسم مِلتی رہے۔ اِس اُپائے کی کھوج نے اُس کے دِل میں گھر
کر لیا اور ایک دن جب کہ وہ شِوجی مہاراج کی چرن سیوا کر رہا تھا
اور شِوجی بھی اپنی موج میں لیٹے ہوئے خوش تھے تو بھولے ناتھ بولے،
بھسماسُر! تُو ہماری بہت سیوا کرتا ہے، کِسی چیز کی اِچھیا ہو تو مانگ
لیا کرو! اندھا کیا چاہے دو آنکھیں! سوچ سوچ کر بولا۔ پربھو!
مجھے ایک تکلیف ہے کہ جب مَیں شمشان میں بھسم لینے کے لئے جاتا
ہوں تو لوگ مجھے مارتے ہیں اور مجھ سے ڈرتے نہیں۔ اس لئے اگر
آپ مجھے یہ وردان دے دیں کہ مَیں جس کے سر پر ہاتھ رکھوں وہ مر
جائے تو میرے پاس کوئی بھی پھٹک تک نہ سکے گا، ویسے مَیں ماروں گا
تو کِسی کو نہیں، صرف ڈراؤں گا ہی۔ شِوجی بھولے تو ہیں ہی، اُس کی
سیوا سے خوش بھی تھے۔ سوچا نہ سمجھا، تتھاستو کہہ دیا۔ بس پھر کیا

تھا، بھسماسُر نے لوگوں کے سروں پر ہاتھ رکھ رکھ کر وہ ہاہا کار مچائی کہ یم راج کا آسن ہل گیا۔ وہ سوچنے لگے کہ کوئی ایسا اُپائے ہو جس سے یہ بھسماسُر بھسم ہو جائے۔ اس نے تو ایشور یہ نیم کو توڑ کر بے وقت ہی لوگوں کی جان لینی شروع کر دی ہے۔ یمراج یہ سوچ ہی رہے تھے کہ وہاں نارد جی آ گئے اور اُن کی سوچ کا کارن جان وہ بھسماسُر کو اُلٹے مارگ پر چلانے کے لئے اُس کے پاس آئے اور اُس کی بہت تعریف کر اُسے شوجی کے سر پر ہاتھ رکھنے کے لئے تیار کر لیا کہ شوجی کے مرنے پر تُو کیلاش پتی ہو جائے گا اور سُندری پاربتی تیری داسی ہو گی۔ بس بھسماسُر جی نارد جی کے اڈے چڑھ گئے اور کیلاش آتے ہی شوجی کے سر پر ہاتھ رکھنے لگے تو شوجی نے اصلیت جان کر اُس سے بچنے کے لئے اُس کے آگے آگے بھاگنا شروع کر دیا — اور بھاگتے بھاگتے جب تھک گئے تو ایک پہاڑ کی کندرا میں سر دے دیا۔ بھسماسُر نے اُنہیں ٹانگوں سے پکڑ باہر گھسیٹنے کے لئے بہت زور لگایا مگر ناکام رہا۔ آخر بیٹھ گیا اور بولا اچھا جب نکلو گے تب ہی سہی۔

اُدھر نارد جی نے یہ خبر پاربتی جی کو سُنائی جو وشنو بھگوان کے پاس گئیں۔ تب وشنو بھگوان پاربتی کا رُوپ دھارن کر وہاں آئے جہاں شوجی اور بھسماسُر تھے۔ اُنہوں نے بھسماسُر کو بھرما کر اور شوجی کو مر گیا بتا کر رونے پیٹنے اور سیاپے کی چال میں لا کر بھسماسُر کو پیٹنی ہاتھوں بھسم کروا دیا جب کہ اُس کا اپنا ہی ہاتھ سیاپا

کرنے سے اپنے ہی سر پر گیا۔
تب وشنو بھگوان نے شِوجی کو کندرا سے باہر نکال کر کہا۔
واہ میرے بھولے باوا! ذرا وردان دینے سے دھیان تو کر لیا کریں کہ کہیں اپنا ہی ہتھیار اپنے پر ہی تو استعمال ہو گا۔
تب شِوجی وشنو بھگوان کا دھنیاد کر کے کیلاش پر چلے گئے۔

وشنو بھگوان کا نرسنگھ اوتار

ایک بار سنت سنندن سنت کمار چار بالک رشی وشنو بھگوان کے درشنوں کے لئے بیکنٹھ کو گئے تو جے اور وجے دوار پالوں نے اُنہیں گھمنڈ بھرے کٹھور شبدوں سے روک کر اندر نہ جانے دیا۔ تو بالک رشیوں نے شاپ دیا کہ بیکنٹھ جیسے شانت واتاورن میں تمہارے جیسے گھمنڈی دوار پالوں کا رہنا بیکنٹھ کی شان کے خلاف ہے اس لئے تم جاؤ اور پرتھوی پر راکشش ہو جاؤ، چنانچہ اسی شاپ کے کارن وہ دونوں پرتھوی پر ہرناکش اور ہرناکشپو کے روپ میں دیت ہوئے۔ ہرناکش کو پرتھوی کو سمندر میں لے جانے پر وشنو بھگوان نے وراہ روپ سے مار دیا تو ہرناکشپو وشنو بھگوان کا بھاری شترو بن گیا اور اُن سے بھائی کا بدلہ لینے کے لئے اُس نے برھما جی کی ہزاروں سال تپسیا کر کے امر ہو جانے کا وردان پایا کہ نہ...

مروں نہ رات ، نہ منش سے نہ دیوتا سے اور نہ کوئی ہتھیار ہی مجھ پر کارگر ہو سکے ۔ تب اُس نے ایسا وردان پانے کے بعد ہی سارے راج میں وشنو بھگوان کی پوجا بند کر دی ، مندروں میں اُن کی مورتیوں کی بجائے اپنی مورتیاں رکھوا دیں ۔ وشنو بھگتوں پر نانا پرکار کے ظلم ڈھائے ، قتلِ عام ، غارت گری اور لوٹ مار سے راج میں ہاہاکار مچا دیا اور لاکھوں وشنو بھگت موت کے گھاٹ اُتار دئے ۔

تب سمہ پاکر ہرناکشپو کی کیادو نامی استری سے پرہلاد نام کا بالک ہوا جس نے اپنی چھوٹی سی عمر میں ہی پتا کے اس اتیاچار کے خلاف آواز بلند کی ۔ آپ بھگوان کا پرم بھگت بن گیا ۔ جس کارن پتا نے اُسے ہر طرح سے پیار کیا ، سمجھایا ، ڈرایا ، دھمکایا مگر جب اُس پر ان کا کوئی اثر نہ ہوا تو اُسے قید کر دیا ، پہاڑ سے گرایا ، زہر پلوایا ، کھولتے ہوئے پانی میں گرایا بلکہ اُسے اپنی بہن ہولکا کے ساتھ اگنی میں بھی جلایا ، مگر بھگوان نے اپنے بھگت کی ہر جگہ رکھشا کی ۔ آخیر ہر طرح سے تنگ آکر ایک دن اُس نے راج دربار لگا کر ایک لوہے کے کھمبے کو اگنی سے تپایا اور پرہلاد کو اُس سے چمٹ جانے کو کہا مگر وشنو اُپاسی پرہلاد اُس اگنی سمان دہکتے ہوئے کھمبے کو دیکھ کر بھی نہ گھبرائے اور اُچھل کر کھمبے سے جا لپٹے ۔ اُس کے چھوتے ہی کھمبا سرد ہو گیا ۔ جونہی پرہلاد کھمبے سے پیچھے ہٹا ، کھمبا پھٹ گیا جس میں سے [illegible] آدھا شیر آدھا انسان پرکٹ ہوا جس نے سب کے دیکھتے ہی

دیکھتے ہرناکشپُو کو اپنی گود میں لے لیا اور پُوچھا۔ دیکھ! میں نہ دیوتا ہوں، نہ منش، اس وقت نہ دن ہے نہ رات، میرے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں۔ اس لئے برھما کا وردان پُورا کرتا ہوا تیرا کام اپنے ناخنوں سے تمام کرتا ہوں۔ اتنا کہہ نرسنگھ بھگوان نے ہرناکشپُو کا پیٹ پھاڑ دیا۔ اور اپنے بھگت پرہلاد کو گود میں اُٹھا اُسے آشیرباد دیا۔ ہرناکشپُو کی راجدھانی ملتان (پنجاب) میں تھی جہاں اس وقت بھی نرسنگھ دیو اور پرہلاد جی کے مندر موجود ہیں۔

وِشنُو بھگوان کی گج پر کرپا

کوبر جی کے دونوں منتریوں گھنٹہ ناد اور پارشو بھول کو دربار رشی نے کرودھ کر گراہ اور گج ہونے کا شاپ دے دیا، تب وُہ دونوں وِشنُو بھگوان کی شرن گئے تو اُنہوں نے فرمایا کہ رشی کا شاپ تو تمہیں اوشیہ بھگتنا ہی پڑے گا۔ سمہ آنے پر ہم تمہاری رکھشا ضرور کریں گے۔ اس لئے اے گھنٹہ ناد! تم گراہ رُوپ سے گومتی ندی میں رہو، اور پارشو بھول! تم گج کے رُوپ میں ریوت پربت کے بن میں نواس رکھو۔ چنانچہ وُہ دونوں اپنے اپنے استھانوں کو چلے گئے۔ بہت سمے کے بعد ایک دن گج راج اپنے بل کے گھمنڈ میں چُور ہتھنیوں کے جھنڈ

گھنڈا ناو رُوپی گرہ نے پکڑ لیا۔ دونوں بل میں برابر تھے، خوب یدھ ہوا
اور بہت دیر تک زور آزمائی ہوتی رہی۔ آخر گرہ گج کو دُور پانی میں کھینچ
لے گیا اور اُسے اتنا پانی کے اندر لے گیا کہ صرف اُس کی سُونڈ ہی پانی کے
باہر رہی۔ اُس وقت گج بل ہین ہو چکا تھا۔ سارا گھمنڈ ٹوٹ گیا اور
بچنے کی کوئی امید نہ رہی، تب لاچار ہو کر پانی میں بہتے ہوئے ایک
پھول کو سُونڈ سے پکڑ کر پکارنے لگا۔ ہے ہری میری رکھشا کرو!
دُکھی دل سے نکلی ہوئی پکار پربھو کے دربار میں پہنچ گئی، وہ
فوراً گرڑ پر سوار ہو کر وہاں آئے اور گج کو چھڑا کر دونوں کو رشی کے
شاپ سے مُکت کر دیا۔ وِشنو بھگوان کے اِس سروپ کو ہری اوتار کے
نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

وِشنو بھگوان کا اکادشی کو بردان

ست یگ میں ایک مرُدونیہ یا مُر نام کا زبردست راکشش ہوا تھا
جس کے نام سے سبھی دیوتا کانپتے تھے، چنانچہ اُس نے اپنی طاقت کے
بل سے سبھی دیوتاؤں کو جیت کر اُنہیں سورگ سے نکال دیا اور آپ
سورگ کا راج کرنے لگا، تب سبھی دیوتا دُکھی ہو کر وشنو بھگوان کے
پاس کھشیر ساگر کے تٹ پر گئے اور نانا پرکار سے اُستتی کرنے لگے کہ
ہے دیو آدی دیو! ہماری رکھشا کرو۔ مُر نام کے بھیانک راکشش نے

ہمیں مار مار کر سوَرگ سے باہر نکال دیا ہے۔ وُہ بڑا ہی بھینکر راکشش ہے۔ اِس وقت وُہ چندراوتی میں نواس کر رہا ہے۔ ہے سروشکتیمان! اِس وقت صرف آپ ہی ہماری سہایتا کر سکتے ہیں۔

دیوتاؤں کی پرارتھنا سُن کر بھگوان پرگٹ ہُوئے اور اُنہیں ابھے دان دے کر آپ مُر کے ساتھ یُدھ کرنے کے لئے چندراوتی گئے اور کئی برسوں تک مُر کے ساتھ گھور سنگرام ہوتا رہا جس سے لاکھوں راکشش مارے گئے مگر مُر بدستور لڑتا رہا۔ آخر بھگوان تھک گئے اور کچھ سمہ تک آرام کرنے کے لئے بدری کا آشرم کے پربت کی ہیم وتی نامی گپھا میں جا کر سو گئے، جس کا پتہ مُر کو بھی مل گیا۔ وُہ اُن کے پیچھے گیا اور گپھا میں پہنچ کر اُنہیں سویا پایا۔ اُس نے یہ اچھا موقع جان کر جونہی اُن کے مارنے کے لئے شستر اُٹھایا تو وِشنو بھگوان کے شریر سے ایک شکتی اُتپن ہوئی جس نے بہت دنوں تک مُر کا مقابلہ کیا۔ آخر اُسے ایک دن مار ہی دیا۔ اِدھر لیلا دھاری بھگوان بھی جاگ اُٹھے اور شکتی کی بہادری سُن کر بولے۔ کلیانی! تم نے جہاں میری رکھشا کی ہے وہاں دیوتاؤں کا بھی بھاری کاریہ کیا ہے اس لئے جو اچھیا ہو، وَر مانگ لو! تب وہ دیوی بولی۔ پربھو! یدی آپ مجھ پر کرپا کرنا ہی چاہتے ہیں، تو مجھے ایسا وَردان دیجئے کہ جس سے میرا نام امر رہے اور سنساری جیوؤں کے کلیان کا سادھن بنی رہوں۔

تب وشنو بھگوان بولے۔ ہے دیوی! جو تُم اکادشی کے

دِن ہر گٹ ہوئی ہے اس لیئے تیرا نام بھی اکادشی ہوگا، اُدھر ہر
اکادشی کا برت کرنے والے مجھے سدا پیارے رہیں گے اور اُن کے
سبھی پاپ ناش ہوکر انت کو وُہ میرے ہی بیکنٹھ دھام کو پراپت
ہوا کریں گے، چنانچہ سال بھر میں چوبیس اکادشیاں مقرر ہوئیں جو ہر
ایک کلمیان کی داتا ہیں ۔

شری وِشنو کال نیمی یُدھ

آدِ سرشٹی سے ہی نیکی بدی اور سچ جھوٹ کا مقابلہ ہوتا چلا آیا
ہے۔ دیوتا نیکی اور سچ کے طرفدار رہے، پرنتو جھوٹے اور بدی کا پارٹ
اسُر راکشش، دیت اور دانو ادا کرتے رہے ۔ کرت یُگ میں تارکامیہ
نام کا ایک بھاری یُدھ ہوا تھا، جس میں برتا سُر راکشش نے دیوتاؤں
پر فتح حاصل کر لی تھی ۔ تب دیوتا وِشنو بھگوان کی شرن گئے تو اُنھوں
نے اُنہیں بے فکر رہنے کا بردان دیا، جس سے دیت اپنے آپ کو اور
مضبوط کرنے لگے ۔ اُنھوں نے میئے دانو کی سرکردگی میں سب دیتوں
کو اکٹھا کیا ۔ جو میئے دانو کی راج دھانی لنکا میں اکٹھے ہوئے ۔ جن میں
میئے دانو ۔ برناسُر ۔ تار ۔ ہیہ گریو ۔ واراہ ۔ کھر ۔ توشٹا ۔ سویت ۔ لنبھ
اور راہُو آدی دیت اور دانو خاص قابلِ ذکر تھے ۔
آخر پھر یدھ شروع ہوا ۔ اِندر ہاتھی پر سوار ہو کر ... آدی

سبھی دیوتاؤں نے مل کر اُن کا بھاری مقابلہ کیا مگر میئے دانو کی مایا نے اُن کی کوئی پیش نہ جانے دی۔ دیوتا گھبرائے اور پھر کرودھ کر لڑے تو دیتوں میں ایک بہت بھاری اور بھینکر دیت کال نیمی پرگٹ ہو گیا۔ جس نے دیوتاؤں کو مار مار کر سب لوکوں سے بھگا دیا اور خود سب کا راجہ بن راج کرنے لگا۔ پھر اُسے بیکنٹھ لوک پر دھاوا بولنے کی سوجھی تو بھاری سینا لے کر وہ بیکنٹھ پہنچ گیا۔ تب اُس نے وہاں وشنو بھگوان کو دیکھا تو گرج کر بولا:- بس یہی ہمارا دشمن ہے کہ جس کی شہہ پر سدا دیوتا ہمارا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ اسی نے ہی کشیر ساگر میں مدھو کیٹب کو مارا تھا، اسی نے ہرناکش کا بدھ کیا تھا، اسی نے باون روپ دھار راجہ بلی سے چھل کیا تھا اس لئے آج میں اس کو مارے بغیر ہرگز نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ وشنو بھگوان اور کال نیمی میں کئی برسوں تک گھور سنگرام ہوتا رہا۔ لاکھوں دیت اور اُن کے یودھا رن بھومی میں مارے گئے آخر نیکی کی جیت ہوئی اور ایک دن کال نیمی مارا گیا۔ دیوتا پرسنّ ہوئے اور وشنو بھگوان کی بارم بار اُستتی کر اپنے اپنے دھام کو چلے گئے۔

وشنو بھگوان کو برندا کا شاپ

برندا جلندھر راکشش کی پتی برتا استری تھی کہ جس کے پتی برت بل کے پرتاپ سے جلندھر اتنا شکتی شالی ہو چکا تھا کہ اُس کا کوئی مقابلہ

نہ کر سکتا تھا۔ جب اُس نے یُدھ میں سبھی دیوتاؤں کو جیت لیا تو وہ اپنے
گھمنڈ میں اِس قدر اندھا ہو گیا کہ دُوسروں کی بہو بیٹیوں کو بھی اپنے
پاپ مئی کرموں سے پاپی بنانے لگا۔ جس کا یہ پاپ کرم اتنا بڑھ گیا کہ
اُس نے ایک بار جگت مات پاربتی جی کو بھی اپنے وش میں کرنے
کی ٹھانی۔ جس کا پتہ چل جانے سے ستی پاربتی نے وِشنُو بھگوان
کے پاس جا کر جلندھر کے سب اتیاچاروں کا ورنن کیا۔ تو بھگوان
نے فرمایا۔ دیوی! جلندھر کے پیچھے اُس کی پتی برتا استری برندا کا دھرم
بل ہے اور جب تک وہ قائم ہے کسی کی شکتی نہیں کہ جلندھر کا بال بھی
بیکا کر سکے۔ یہ سُن کر پاربتی جی بولیں۔ ہے پربھو! آپ جگت کے
رکھشک ہیں، آپ سے بڑا کون ہے۔ سبھی دیوتا تو اُس نے جیت رکھے
ہیں۔ پھر دُوسرا کون ہے جو اِس اتیاچار کو روک سکے۔ اگر اسے چھوڑ دیا
گیا تو وہ نیچ لاکھوں پتی برتا استریوں کا دھرم بھرشٹ کر کے سنسار میں
اتنا بھرشٹاچار پھیلا دے گا کہ پھر سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اِس لئے
اگر لاکھوں اور کروڑوں کی رکھشا کے لئے ایک کا بلیدان کر دیا جائے
تو وہ ادھرم نہیں مانا جاتا۔ پھر آپ تو سرو شکتیمان اور نرلیپ ہیں، نہ
آپ کو کسی پُن کا پھل ملتا ہے نہ پاپ کا۔ اِس لئے آپ کرپا کر کے لاکھوں
استریوں کے دھرم کی رکھشا کریں۔ تب وِشنُو بھگوان نے جلندھر کا رُوپ
دھر برندا کے من کی بھاونا کو بدل دیا جس سے جلندھر کا تو خاتمہ ہو گیا۔

پرنتو برندا کو جونہی وِشنُو بھگوان کے اِس چھل کا پتہ چلا تو اُس نے

کرودھ میں بھر کر وشنو بھگوان کو شاپ دے دیا کہ "تو پتھر ہو جا" اور آپ اُسی سمے بھسم ہو گئی۔ جس کی چتا سے تلسی کا پودا پیدا ہوا اور بھگوان وشنو پتھر روپ ہو "سالگرام" کہلائے۔ تب بھگوان نے تلسی روپ برندا کو وردان دیا کہ ہے برندا! تو نے لاکھوں پتی برتا استریوں کے دھرم کی رکھشا کے لئے اپنے دھرم کا بلیدان دے کر سنسار کو مہا بھرشٹاچار سے بچا لیا ہے اس لئے سنسار کی سبھی پتی برتا استریاں تیری بن تلسی روپ میں پوجا کر من بانچھت پھل پراپت کریں گی۔ تو ہمیں سب سے زیادہ پیاری رہے گی۔ سنتان ہین اگر تلسی کے پودے کا اپنی کنیا سمان پالن پوشن کر اُس کا بواہ ہمارے ساتھ کریں گے تو اُن کو کنیا دان کا پھل پراپت ہو سورگ کی پراپتی ہوگی۔ جس گھر میں تیری پوجا ہوگی، وہاں یم کے دوت کبھی نہ آ سکیں گے، یہاں تک کہ تمہارے بغیر ہماری پوجا ادھوری ہوگی اور تو سنسار کے انیک روگوں کے ناش کرنے والی ہوگی۔ اتنا وردان دے کر بھگوان انتر دھیان ہو گئے۔ چنانچہ اُسی سمے سے تلسی کی پوجا ہر گھر میں ہونے لگی۔ یہی کارن ہے کہ تلسی کے بن کو ہی دواپر یگ میں بھگوان شری کرشن چندر نے اپنا مکھیہ استھان بنایا اور اُس کا نام برندا بن رکھا۔

وشنو بھگوان کے چوبیس اوتار

شاستروں میں وشنو بھگوان کے چوبیس اوتار مانے گئے ہیں۔ جوکہ اُنہوں نے وقتاً فوقتاً دھارن کر سنساری جیوؤں کو ست مارگ پر چلانے کا اُپکار کیا۔ جب جب بھی اپنے سروپ کو کسی اور روپ میں پرگٹ کر کوئی کاریہ سدّھ کیا، وُہی روپ اوتار کہلایا۔ جن کی کلا۔ انش۔ انشا انش اور آویشا آدی کئی قسمیں مانی گئی ہیں۔ اُن چوبیس اوتاروں میں دس اوتار مُکھیہ ہیں۔ باقی انش اور کلا روپ ہوئے۔ جیسا کہ رگ وید منڈل ۶۔ ادھیائے ۸۔ سوکت ۴۷ منتر ۱۸ میں آیا ہے کہ پرمیشور اپنی اننت شکتیوں سے انیک روپوں والا ہوتا ہے۔ ایشور کے سینکڑوں روپ ہیں، جس میں (رام کرشن آدی) دس مُکھیہ ہیں۔ اِس لیئے اب ہم بھی بھگت جنوں کی پرسنتا کے لئے بھگوان کے چوبیس اوتاروں کا مختصر ورنن کرتے ہیں۔ جن میں سے ہیہ گریو، وراہ، کچھپ، دھنونتری، موہنی، نرسنگھ اور ہری آدی سات اوتاروں کا حال آپ پہلے اِسی پُستک میں پڑھ چکے ہیں۔ باقی کے اوتار حسب ذیل ہیں:-

سنک، سنندن، سناتن، سنت کُمار اوتار

بھگوان نے سنسار کو بھگتی کا اُپدیش دینے کے لئے برھما جی کے مانسک سنکلپ دوارا سنک، سنندن، سناتن اور سنت کمار چار بالکوں

کے رُوپ میں اوتار دھارن کیا - اور بال اوستھا میں ہی گند مادن پربت پر جاکر بھگتی میں اِس قدر لین ہو گئے - گویا امرت ساگر ہیں پرگٹ ہو امرت رس کو پان کرتے ہُوئے امرت ساگر میں مِل کر امرت رُوپ ہو گئے یعنی اپنے کرم سے بھگتی مارگ کا زبردست اُپدیش کیا اور سنسار کو دِکھا دیا کہ منش کا سب سے پرم دھرم یہ ہے کہ جس جیوتی سے وہ انش رُوپ میں پرکاشمان ہُوا ہے، اُس پار برہم پرماتما کے تیجومئی سروپ کا دھیان کرتا ہُوا اُسی میں ہی لین ہو جائے - پہلے کلپ کے پرلے کال کے سمے آپ نے آتم گیان کو مُنی لوگوں میں اِس سُندرتا سے ورنن کیا کہ اُن کے ہردوں میں ایشور کا گیان ساکھشات کار ہو گیا

ناردا اوتار

نارد جی کا نام جگت پرسِدھ ہے - یہ بھی بھگوان کا اوتار ہی مانے جاتے ہیں - آپ نے اپنی بھگتی اور ہری گُن گان کے پرتاپ سے رِشیوں میں دیو رِشی کی پدوی حاصل کی - اور سب کرموں کے بندھن سے مُکت ہو کر صرف ہری بھگتی میں ہی لین رہے دکش پرجاپتی کے شاپ سے آپ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتے - من کے سمان آپ کی گتی ہے - بلا روک ٹوک ہر لوک میں آجا سکتے ہیں - وشنو بھگوان کے سب سے پیارے بھگت ہیں - آپ نے

ویشنو دھرم کے لیئے پنچ راتر تنتر کا پرکاش کیا۔ آپ وید شاستروں کے پورن گیاتا اور سدا بینا بجا کر ہری گن گاتے ہوئے وشو کا بھرمن کرتے رہتے ہیں۔

یگیہ پرش اوتار

راجہ لوگوں میں جب دھرم کی کمی ہونے لگی اور پرجا بھی پاپ مئی زندگی کی طرف بڑھنے لگی۔ تب بھگوان نے انہیں دھرم مارگ پر چلانے کے لیئے رُیچی نامی رشی اور اُن کی آکوتی نامی دھرم پتنی کے تپو بل کے پرتاپ سے اُن کے گھر میں یگیہ پرش کے نام سے پرگٹ ہو کر سب راجاؤں کو یگیہ کرنے کا اُپدیش کیا اور یگیہ کے مہاتم بتا کر انہیں یگیہ مارگ پر چلایا۔ یہی نہیں بلکہ اُن سے کئی یگیہ ودھی پوربک کروا کر یگوں کا پرکاش کیا۔ بعد جاما نامی دیوگن سمیت سوئمبھو منونتر کی رکھشا کی۔ اسی لئے بھگوان کے اس کلیان کاری سروپ کو یگیہ پرش کے نام سے سنشو بھت کیا گیا

نر نارائن اوتار

جب بھگتی اور گیان سنسار سے لوپ ہونے لگے تو دھرم کی کلا نامی استری روپی مایا کے پردے میں بھگوان نے نر نارائن روپ میں اوتار لیا اور تپ کی شکتی کو پربل کرنے کے لئے آپ پانچ برس

کی عمر سے ہی بدری کیدار ناتھ میں جا کر گھور تپ کرنے لگے۔ اور اِس قدر تپ کیا کہ اِندر کا آسن ہِل گیا جن کے پربھاؤ کو نشٹ کرنے کے لیئے کام دیو ہزاروں اپسراؤں کے ساتھ وہاں آئے اور خوب زور لگایا مگر نارائن اپنے تپ سے رتی بھر بھی نہ ہِل سکے۔ آخر پشیمان ہو کر کام دیو واپس چلے گئے مگر اپسرائیں اُن کے رُوپ پر موہت ہو کر وہیں ڈھیر ہو گئیں۔ تب اُن کی اچھیا معلوم ہونے پر بھگوان نے اُنہیں وَردان دیا کہ جاؤ تمہاری اِچھیا دیوسوت منونتر کے اٹھائیسویں کل جُگ کے شروع میں پُورن کی جائے گی جس سے وہ واپس چلی گئیں۔ تب آپ نے سنساری جیوُں کو تپ کا پربل پربھاؤ دکھلا کر دھرم اُپدیش دیا جس سے پھر جگت میں دھرم جگمگانے لگا۔

کپل دیو اوتار

برھم وِدّیا کے لوپ ہو جانے پر مہرشی کردم کے گھر ایشور نے اپنی مایا سے کپل دیو کے رُوپ میں اپنی شکتی کا پرکاش کیا۔ جنہوں نے سانکھیہ شاستر بنا کر سنسار کو برھم وِدیا کا گیان دیا۔ جس کے گرہن کرنے سے منش اپنے جیو کے ملین کرنے والی کیچ کو دھو کر اُسی جنم میں ہی مُکتی کو پراپت کر سکتا ہے۔ آپ نے اس وِدّیا کا اپنی ماتا دیوہوتی کو اُپدیش دیا۔ جس سے وہ گرہست آشرم چھوڑ کر گجرات میں سرسوتی کے کنارے بندو سرو ور پر جہاں کہ کپل دیو کا

آشرم ہے۔ پر بھو بھگتی میں لین ہو کر مکتی دھام کو پراپت ہو گئیں ۔ چنانچہ کپل دیو جی کا سانکھیہ شاستر ایک پرسدھ گرنتھ ہے۔ جس کے پڑھنے سے ویدوں کے پڑھنے میں بہت آسانی مل جاتی ہے۔

دتاتریہ اوتار

برہما جی کے مانسک پُتر مہرشی اتری کی دھرم پتنی انسویا پرم پتی بھگت تھیں۔ جن کی پتی بھگتی کا چرچا دیولوک تک پھیلا ہوا تھا۔ ایک دن برہما وشنو اور شو ستی انسویا کی پتی بھگتی کی پریکشا کے نمت سادھو روپ دھار کر اُن کے آشرم پر آئے۔ رشی گھر پر موجود نہیں تھے۔ الکھ جگائی۔ رشی پتنی انسویا باہر آئیں اور انھیں ستکار کر آنے کا کارن پوچھا تو سادھو بولے۔ دیوی! ہم بہت بھوکے ہیں اور بھوجن پانے کی اِچھیا ہے۔ مگر اس شرط پر کہ بھوجن کراتے سمے تمہارے شریر پر کوئی وستر نہ ہو۔ یہ سُنتے ہی ستی کا جسم کانپ گیا۔ پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کوئی جواب نہ بن پڑا۔ گھبرا کر کُٹیا کے اندر چلی گئی اور ہاتھ جوڑ کر بھگوان کے دھیان میں ایک من ہو پرارتھنا کرنے لگی کہ ہے ناتھ! میں آج تک اپنے دھرم پر قائم رہی ہوں، من، کرم اور بچن سے بھی کبھی دوسرے کا چنتن تک نہیں کیا۔ یہ سادھو کون ہیں جو ایسی کٹھن پرتگیا کر رہے ہیں۔ یدی میں انھیں سیوا نہیں کرتی تو دھرم سے بھرشٹ ہوتی ہوں اور اگر ان کی اِچھیا پورن کرتی ہوں تو بھی دھرم سے گرتی

ہُوں، مد ونوں طرف کنواں اور کھائی ہے۔ ہے کرونا سندھو۔ میری لاج رکھو
اتنا کہنا تھا کہ ستی اِلی کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ جسم غصّہ کی اگنی سے
جلنے لگا۔ چہرے پر کرودھ چھا گیا۔ آنکھیں لال ہو گئیں اور کانپتے ہوئے
جسم سے غضبناک ہو کر بولیں کہ ہے بھگون! یدی میں سچی پتی بھگت ہوں،
اور من بانی وکرم دوارا کبھی پر پُرش کا چنتن بھی نہیں کیا تو یہ تینوں سادھو
دُودھ پیتے بچے بن جائیں تاکہ میں اپنے کسی دھرم سے بھی پتت نہ ہو
سکوں۔ بس پھر کیا تھا تینوں سادھو بال رُوپ ہو گئے۔ ماتا نے انہیں
گود میں اُٹھا لیا اور کہا، لو بیٹا اُسی اچھیا سے بھوجن کرو۔ اُسی وقت بھگوان
نے ستی کی سچی پتی بھگتی دیکھ کر چتربھج رُوپ میں درشن دیا اور کہا۔ ہے
دیوی! تُو دھنیہ ہے۔ تیری سچی پتی بھگتی سے پرسن ہوں۔ ور مانگ!
تب ستی نے ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کی کہ ہے پربھو! آپ کی بال لیلاؤں
کا سُکھ دیکھنا چاہتی ہوں۔ بھگوان تتھاستو کہکر انتردھیان ہو گئے
اور سمہ پا کر دتاتریہ کے نام سے اُن کے گھر پرگٹ ہوئے اور ماتا کی
منو کامنا پُورن کر کے انرکھ اور پرہلاد بھگت کو آتم وِدیا پڑھائی۔
آپ نے چوبیس تتوؤں کا گیان اُپدیش کرنے کے لئے پرتھوی،
آکاش، جل، وایو، اگنی، چندرماں، سُورج، کبُوتر، کُتا، سمندر، پتنگا۔
شہد کی مکھی، ہاتھی، ہرن، مچھلی، پنگلا، چیل، بالک، کنیا، تیر بنانے والا،
سانپ، مکڑی، بھرنگی، کیڑا اور پہاڑ وغیرہ چوبیس گورُو دھارن کئے
اور ہر ایک سے اپنا ایک آتم گیان کا ... بھگوان کے

اس جیون سرُوپ سے سنسار کو انیک اچھے اُپدیشوں کا لابھ ہُوا۔

رکھب دیو اوتار

راجہ اندر کی کنیا اور نابھی راجہ کی دھرم پتنی سودیوی کے گھر بھگوان نے رکھب دیو کے نام سے اوتار لیا۔ راج پاٹ کو چھوڑ کر اور سب کا سنگ تیاگ آپ بَن کو چلے گئے۔ وہاں سب اِندریوں کو دمن کر کٹھن تپ کیا اور جڑ کی طرح یوگ ابھیاس کر کے پرم ہنس پد کو پراپت کیا۔ سب رِشیوں مُنیوں نے آپ کو پرنام کیا۔ گویا ایشور نے رکھب دیو کے رُوپ میں سنسار کو سنساری پدارتھوں کے موہ کا تیاگ اِندریوں کے دمن اور یوگ ابھیاس کا سادھن سِکھا کر کلیان کو پراپت ہونے کا مارگ بتایا۔

ہنس اوتار

سنت کمار اور سنک سنندن کے اپنی بھگتی کے دھیان میں ابھانی ہو کر برھماجی کی ہنسی کرنے پر بھگوان نے ہنس رُوپ میں اوتار دھارن کیا اور برھماجی، نارد جی اور سنت کمار کو آتم گیان کا وِستار پُوربک اُپدیش کر کے بتایا کہ جس طرح میرا دھرم پانی اور دُودھ کے مِلے ہوئے ہونے پر بھی میں دُودھ کو ہی پیتا ہُوں اور پانی کو چھوڑ دیتا ہُوں، اسی طرح یوگی اور وِشِٹ پُرشوں کا کام سنساری موہ اور اَوگنوں کو

تیاگ کر اُس نراکار سویمُ پرکاش رُوپ وُودھ کو پاں کرنا چاہیئے یعنی کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور اہنکار میں نہ پھنس کر اُس بھگوان کا ہی دھیان کرنا چاہیئے کہ جس کی جیوتی کلیان کے دینے والی ہے۔

متسیہ اوتار

چار یُگوں کا نام کلپ ہے اور ہر کلپ کے انت میں پرلے ہوتی ہے یا یُوں سمجھ لیجئے کہ کلپ برھما جی کا ایک دن ہے اور ہر کلپ کے آخیر میں آنے والی پرلے برھما جی کی رات ہی ہے۔ اِسی طرح گذرتے گذرتے جب برھما جی کی عمر سَو سال کی پُوری ہو جاتی ہے تب مہا پرلے آتی ہے۔ پرلے کے وقت جگت جل مئے ہو جاتا ہے اور مہا پرلے کے وقت بے نام و نشان۔ چنانچہ پہلے کلپ کے آخیر میں جب پرلے کا سمہ آیا تو دیوشت منو جی مہاراج کرتمالا ندی کے کنارے جل پان پرہی گھور تپ کر رہے تھے۔ ایک دن جب کہ وُہ اشنان کر ترپن کرنے لگے تو ایک چھوٹی سی مچھلی پانی میں آگئی۔ جب اُسے انجلی سے پھر پانی میں ڈالنے لگے تو وُہ بولی۔ مہاراج! مجھے پانی میں نہ ڈالئے۔ یہاں بڑی بڑی مچھلیاں مجھے کھا جائیں گی۔ کرپا کر کے مجھے کسی اور استھان پر رکھئے۔ رِشی دیاوان تھے اُسے کمنڈل میں ڈال دیا اور یُونہی جل سے باہر نکلے۔ تو مچھلی بولی۔ مہاراج! یہ جگہ میرے لئے تنگ ہے۔ کسی دُوسری جگہ رکھیں۔ تب اُنہوں نے اُسے کنوئیں میں ڈال دیا۔

مگر تین روز کے بعد وہ اتنی بڑی ہوگئی کہ کنوئیں میں بھی نہ سما سکی تو اُسے تالاب میں رکھا مگر وُہ وہاں بھی بڑھ گئی۔ تب رشی حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ ہاتھ جوڑ کر بولے۔ بھگوان! مَیں آپ کی اس لیلا کو نہیں جان سکا۔ ہو سکے تو بتانے کی کرپا کریں۔ تب مچھلی بولی۔ مَیں تمہاری بھگتی سے پرسنّ ہُوں۔ ساتویں روز پرلے ہونے والی ہے اور مَیں تمہاری رکشا کے لئے آیا ہُوں اس لئے اُس دن کا انتظار کرو جب کہ تمہارے پاس ایک کشتی آئے گی اُس پر سوار ہو جانا اور مَیں مگرمچھ کے رُوپ میں آؤں گا۔ کشتی کو میرے سینگوں سے باندھ دینا اور اتنا ضرور یاد رکھنا کہ اپنے ہمراہ سپت رِشیوں کو لے لینا اور تمام قسم کے جیوؤں کا ایک ایک جوڑا اور بیج اپنے پاس کشتی میں رکھ لینا۔ یہ کہکر مچھلی غائب ہوگئی اور منو جی اُس دن کا انتظار کرنے لگے کہ پورے ساتویں دن آسمان پھُوٹ نکلا۔ سمندر اُمنڈ آیا۔ ہر طرف جل ہی جل نظر آنے لگا۔ رشی گھبرائے۔ بھگوان کی اُستتی کرنے لگے کہ سامنے کشتی نمودار ہوئی۔ سب اس میں سوار ہو گئے۔ وُہ جل میں تیرنے لگی کہ متسیہ بھگوان اُسی رُوپ میں جل سے نمودار ہوئے۔ اُن کے سینگوں سے کشتی باندھ دی گئی۔ جس سے سب کی رکھشا ہوئی اور سمے گزرنے کے بعد پھر سرشٹی کی رچنا ہوگئی۔ چنانچہ بھگوان کا متسیہ اوتار سرشٹی بیج کی رکشا کے لئے ہوا تھا۔

پرتھو اوتار

راجہ انگ کا ایک دُشٹ پُتر بین نام سے پرسدّھ تھا - جو
بہت نیچ دُشٹ اور ظالم راجہ ہُوا ہے - اُس نے اپنے وقت حُکم
جاری کر رکھا تھا کہ کوئی شخص یگیہ، تپ، دان، ہون، سندھیا، پُوجا
اور گایتری پاٹھ نہ کرے - یہاں تک کہ مارنا لُوٹنا اور جلا دینا اُس
کے نزدیک معمولی سزا تھی - دُوسروں کی بہو بیٹیوں کو زبردستی چھین
لینا اُس کی دُشٹتا میں داخل تھا - نیوگ جیسی بد رسم اسی نے جاری کی
تھی - چنانچہ پرجا کے بڑھتے ہوئے دُکھوں اور راجہ کے اتیا چاروں
سے راج میں ہاہاکار مچ گئی - وقت کے رشی مُنی راجہ کو ست مارگ
کا اُپدیش کرنے کے لئے آئے مگر رشیوں کا اُپدیش سُن کر راجہ بین
بولا - رشیو! مَیں تمہارے کسی بھگوان کو نہیں مانتا، مَیں خود بھگوان ہُوں،
میری پُوجا کرو - اپنی اور بھگوان کی نندا سُن کر رشی کرودھ میں آگئے
اور شاپ دیا - چنڈال! تمہارے جیسے مہاپاپی کا راج گدی پر رہنا
ٹھیک نہیں، تم ختم ہو جاؤ! چنانچہ ویسا ہی ہُوا - راجہ بین مرگیا -
رشیوں کے جانے کے بعد راجہ کی استری نے راجہ کے شریر
کو سنبھال کر رکھ لیا اور جب پرتھوی پر کوئی راجہ نہ رہا اور پرجا
بگڑنے لگی، راج میں نانا پرکار کے اُتپات ہونے لگے، پھر ہاہاکار
مچی تو رشی لوگ پھر شہر میں آئے - راج منتریوں نے اُن کا آدر پُورک

سنمان اور سواگت کیا - رانی راجہ کے مُردہ شریر کو پھر دربار میں لے آئی اور راج کو بغیر راجہ کے پرجا کی تمام تکلیفوں کا حال سُنا کر دیا کی پرارتھنا کی - تب رشیوں کو دیا آگئی - اُنھوں نے راجہ بین کے مُردہ شریر کے ایک بازو کو منتھن کیا - جس سے ایک کالا سا آدمی پرگٹ ہوا جو بین کے پاپوں کا رُوپ تھا - تب رشیوں نے بھگوان سے پرارتھنا کی - جن کی پرارتھنا سُن کر دیالو نے اپنی شکتی کو پرتھو نام سے پرگٹ کیا - جسے راج گدی دی گئی - اُس نے پرتھوی کو تمام پاپوں سے صاف کر کے سنسار کو ست مارگ کی طرف لگا دیا اور پرتھوی سے تمام پدارتھ حاصل کیے -

باون اوتار

ہرناکشپ کے انش میں مہاراجہ بلی بہت شُور بیر اور دان ویر ہوئے ہیں جن کی راج دھانی بابل شہر میں تھی - اُن کے گورو بھرگو رشی کے پُتر شُکر آچاریہ جی تھے - راجہ کا پرن تھا کہ اُن کے دروازے پر جو آئے گا مُنہ مانگا دان پائے گا - چنانچہ آپ کے یش کی دھوم تری لوکی میں پھیل گئی - گورو شُکر آچاریہ نے بلی سے ایک یگیہ کرایا - جس کے پرتاپ سے راجہ بلی نے اِندر کو جیت کر سورگ، دیوتاؤں سے خالی کرا لیا - دیوتا بہت دُکھی ہوئے اور سارے وشنو بھگوان کی [illegible]

پراپتی کی اچھیا سے ہزاروں سال سے تپ کر رہے تھے چنانچہ اُن کی دِلی آرزو پُوری کرتے ہوئے اُن کے گھر وامن رُوپ سے پرگٹ ہوئے۔ جب باون جی کا یگیوپویت سنسکار ہؤا۔ تو سب دیوتا اور رشی کیشپ جی کے آشرم پر آئے۔ تب سُوریہ نارائن نے بامن جی کو گایتری منتر کا اُپدیش کیا۔ برہسپتی نے یگیوپویت دیا۔ بھومی نے مرگ چرم، اندر نے چھتر، برھماجی نے کمنڈل، سپت رشیوں نے کُشا آسن، سرسوتی نے اکشے مالا دے کر بامن جی کو آشیرباد دی۔ تب بامن جی بلی کے ہاں گئے۔ تو اُس چھوٹے سے بالک کے پرکاشمان رُوپ کا تیج نہ سہارتے ہوئے سب نے پرنام کیا اور آدر پُورب بٹھلا کر راجہ بلی نے اتتھی جان کر سیوا کی پرارتھنا کی۔ تب بامن جی نے گورُو دکشنا کے لئے تین قدم پرتھوی کا دان مانگا جسے بلی نے سویکار کیا۔ مگر شکر آچاریہ نے راجہ کو کہدیا کہ یہ بالک نہیں بلکہ وشنُو بھگوان اِندر کی سہایتا کے لئے اِس رُوپ میں آیا معلوم پڑتا ہے۔ مگر راجہ بلی اپنے وعدے پر قائم رہے۔ تب زمین ناپنے کے لئے بامن جی نے اپنا روپ اِتنا بڑھایا کہ دو قدم میں ہی اُس کا تمام راج ناپ لیا اور تیسرے قدم کے لئے راجہ سے کہا۔ جس نے اپنا سر نیچے کر دیا۔ تب بھگوان نے بلی کو پاتال بھیج کر وہاں کا راج دیا اور سوُرگ پُوری کا راج اندر کو دے کر دیوتاؤں کو پرسن کیا۔

پرشورام اوتار

بھارت ورش میں ویر یہ سہنسرارجن کے نام کا ایک بڑا پرتاپی اور مہابلی راجہ تھا۔ جس کے دماغ میں ایک وہم سما گیا کہ ہم راجہ ہونے کے ناطے سے سب سے بڑے ہیں۔ پرجا کی رکشا اور پالن تو ہم کرتے ہیں۔ یہ براہمن کون ہوتے ہیں جو مفت میں سب کے پوجنیہ بنے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ اسی خبط نے اُسے برہمنوں کے برخلاف کر دیا۔ وہ برہمنوں کا یہاں تک دشمن ہو گیا کہ موقع پاکر اُنہیں تنگ کرنے، سزا دینے بلکہ قتل تک کر دینے میں کبھی دریغ نہ کرتا تھا۔ جب برہمنوں پر عام مظالم ہونے لگے تو جگت میں ہاہاکار مچ گئی۔ تب دیوتاؤں کی پرارتھنا پر وشنو بھگوان نے برہمن کل بھوشن مہرشی رچیک کے سپتر مہرشی جمدگنی کے گھر سرسوتی آشرم میں اوتار دھارن کیا۔ رشیوں نے بالک کا نام رام رکھا جو بعد میں پرشا دھارن کرنے کے کارن پرشورام کہلائے۔ آپ کی ماتا کا نام رینوکا تھا۔ اتفاقاً ایک دن راجہ ویر یہ سہنسرارجن اپنی سینا سمیت مہرشی جمدگنی کے آشرم سے گزرے تو رشی نے سورگ سے کام دھین گئو منگوا کر اُن کی نانا پرکار کے پدارتھوں سے سیوا کی۔ مگر جونہی راجہ کو پتہ چلا کہ یہ سب پدارتھ کام دھین گئو کی کرپا سے رشی کو ملے ہیں تو اُس نے رشی سے گئو طلب کی مگر رشی نے اُسے دیوتاؤں

کی امانت کہہ کر انکار کر دیا۔ راجہ نے گئو کو زبردستی لے جانا چاہا تو وہ رشی آگیا سے سورگ لوک کو چلی گئی۔ راجہ نے اس میں اپنا اپمان سمجھا اور بیمہ پا کر جمدگنی رشی کو قتل کروا دیا۔ جس دُکھ نے رام کو پرشا (کلہاڑا) اُٹھانے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ پرشورام جی نے راجہ کے ونش ہیا ہی کھشتریوں اور اُن کے حمایتیوں کو اکیس بار یُدھ کر کے سنسار سے ناش کیا۔ بھگوان پرشورام کے ڈر سے ہی کشتریوں نے اپنے آپ کو کھتری کہنا شروع کیا تھا۔ آخیر میں بھگوان پرشورام جی سیتا سوئمبر کے سمے جنک پوری میں پربھو شری رام چندر جی سے بھینٹ کر کے مہندر پربت پر تپ کرنے کے لئے چلے گئے۔

شری رام اوتار

ست یُگ میں تپ شکتی ہی پردھان تھی۔ ہر سدھی اور منو کامنا تپ کے ہی پرتاپ سے حاصل کی جاتی تھی حتیٰ کہ وشنو بھگوان کو بھی تپ شکتی سے ہی ساکار کیا جاتا تھا۔ دیوتا، داؤ، راکشش اور منشوں کا کیول تپ ہی پردھان سادھن تھا۔ چنانچہ ست یُگ میں منو اور ست رُوپا نے اپنے ہزاروں سالوں کے تپ کے پرتاپ سے جب وشنو بھگوان کو پرسن کیا تو اُن کے پرگٹ ہونے پر اُنہیں سے اُن کی بال لیلاؤں کا سُکھ دیکھنے کا ور پایا۔

ادھر ایک بار وشنو بھگوان نے نارد جی کو استری موہ سے چھڑانے کے لئے اُسے ہری (بندر) روپ دے کر اُن سے شاپ لیا کہ تم بھی استری ویوگ کا دُکھ سہو اور تمہاری بھی بندر ہی سہایتا کریں چنانچہ اُنہیں دو کارنوں کے کارن تریتا یُگ ہیں جب کہ راون آدی راکششوں نے سنسار میں ظلم وستم، قتل و غارت سے ہاہاکار مچا رکھی تھی اور رِشی مُنیوں سے بھی کر (ٹیکس) کے روپ میں اُن کا خون تک نچوڑ کر اُنہیں موت کے حوالے کردیا جاتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ ستاھیہ دیوتاؤں کو جیت کر راون نے اُنہیں اپنا قیدی بنا رکھا تھا۔ اُس بھیانک سمہ میں وشنو بھگوان نے راکششوں کا ناش اور سنسار کی بگڑ گئی مریادا کو پھر سے ٹھیک کرنے کے لئے اودھ پتی نریش مہاراجہ دسرتھ کے گھر اوتار لیا اور اپنی ماتا کوشلیا کو اپنی بال روپ لیلاؤں کا سُکھ پردان کیا جو ست یُگ میں منو اور ست روپا کے نام سے وردان پا چکے تھے جن کے ساتھ بھگوان کی کلا روپ سے مہاراجہ دسرتھ کی دُوسری رانی کیکئی سے شری بھرت اور شترو گھن کا جنم ہُوا اور شیش ناگ نے پربھو کی لیلا کا آنند لینے کے لئے لکشمن جی کے روپ میں دسرتھ پتنی مہارانی سمترا کی گود کو پوتر کیا۔

پندرہ برس تک چاروں بالکوں نے ایودھیا جی کے راج محل کو خوشیوں کا بھنڈار بنائے رکھا۔

ایک دن راج دربار میں مہرشی وشوامتر جی تشریف لے آئے۔

استھان نہیں ملا۔ بلکہ اُن کی گنتی آٹھ پٹ رانیوں میں رہی ہے۔ شری کرشن رُوپ میں شری رادھا جی ان کے ساتھ پردھان رُوپ میں رہی ہیں جو شری لکشمی جی کا اوتار نہیں ہیں بلکہ پار برھم کی اہلادنی ہردے رُوپی مہاشکتی کا سرُوپ ہیں، جن کے تین پرکرتی، مایا اور شکتی بھیدوں میں شری لکشمی جی تو شکتی رُوپا ہیں۔ گو واستو میں یہ سب ہی اننت، انادی اور ایک ہی ہیں۔ صرف لیلا رُوپ میں بھِن بھِن دکھائی دیتے ہیں۔ چونکہ شری کرشن بھگوان کی چوبیس اوتاروں میں گنتی مانی گئی ہے اس لئے اُن کے پوِتر چرتر کو بھی اس چرتر کی شوبھا بنایا جاتا ہے۔

شری کرشن چرِتر

دواپر یُگ میں جب کنس، جراسندھ اور ششُو پال آدی راکششوں کے رُوپ میں ادھرم اور بدی نے پھر سنسار کو گھیر لیا۔ دھرم کرم کا ناش ہُوا۔ یگیہ آدی شُبھ کرم بند کئے جانے لگے۔ پرجا پر نانا پرکار کے اتیاچار اور ظلم ڈھائے گئے۔ نیکی اور پُن ختم ہو کر بُرائیاں اور پاپ بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ پرتھوی پاپوں کا بوجھ نہ سہار سکی اور کانپنے لگی۔ تب دیوتاؤں کی پرارتھنا پر پار برھم نے اپنی تمام شکتیوں کے ساتھ برج منڈل میں اوتیرن ہونے کا فیصلہ کیا۔ اُس وقت متھرا کا راجہ کنس اپنی بہن دیوکی کی شادی کر کے اُسے رتھ پر بٹھا خود رتھبان بن کر خوشی سے اُسے سُسرال بھیجنے کے لئے جا رہا تھا تو آکاش بانی نے اُس کی خوشی

غم میں بدل دی کہ اَے کنس! جس بہن کو تُو خوشی سے لئے جا رہا ہے، اُس کا آٹھواں بالک تیرا کال ہوگا۔ یہ سُنتے ہی کنس نے رتھ روکا اور بہن دیوکی اور بہنوئی وسُودیو کو قید میں ڈال دیا۔

جیل میں یکے بعد دیگر اُن کے چھ بچّے پیدا ہوتے ہی مار دیئے۔ ساتواں بچّہ روہنی کے پاس پلا مگر آٹھویں بار کے بالک پر کنس نے جیل کی کوٹھڑی کے چاروں طرف اتنا زبردست پہرہ لگا دیا کہ ہوا بھی اندر باہر نہ آ جا سکے۔

بھادوں کی اشٹمی کی رات کو قید میں پڑے وسُودیو اور دیوکی نے ایک کونے میں انیک سُورجوں کے سمان روشنی کا پرکاش دیکھا۔ جس سے اُن کی آنکھیں چُندھیا گئیں۔

پھر کچھ دیر بعد اُس روشنی میں سنکھ چکر گدا اور پدم دھاری سُندر بستر پہنے اور انیک بھوشن دھارن کئے رتن جڑت مُکٹ دھاری چتربھج مُورتی کے درشن ہوئے تو دونوں نے ہاتھ جوڑ پرنام کیا۔

تب بھگوان بولے، گھبراؤ نہیں، تُم دونوں نے سوئمبھو منو کے سمے پرشنی اور سُپتا کے رُوپ میں ہزاروں سال تپ کر کے میرے جیسا پُتر پانے کا وَر پراپت کیا تھا۔ اُدھر گوکل میں نند بابا اور میّا یشودھا نے وسُو درون اور اُن کی پتنی دھرا کے رُوپ میں میری بال لیلاؤں کا سُکھ دیکھنے کے لئے گھور تپ کر کے وردان پراپت کیا ہُوا ہے۔ اس لئے تم مت ڈرو۔ اور مجھے اسی وقت

گوکل لے جاؤ۔ وہاں میری مایا نے میّا یشودھا کے ہاں اسی وقت کنیا رُوپ میں جنم لیا ہے۔ اُسے یہاں لے آ کر اس دُشٹ کنس کے حوالے کر دو۔ جیسے مَیں جلد ناش کر دھرم کی ستھاپنا، بھگتوں کی رکھشا اور پرتھوی کے بھار کو ہلکا کروں گا۔

چنانچہ اتنا آدیش دے کر بھگوان بال رُوپ ہو گئے۔ جُوں ہی وسودیو جی نے اُنہیں گوکل لے جانے کا وچار کیا اُن کے ہاتھ پاؤں کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں، جیل کے دروازے خود بخود کھُل گئے اور پربھو کی مایا سے پہرہ دار بھی سو گئے۔ تب وسُودیو جی بھگوان کی آگیا انوسار گوکل میں جا کر بالک کو وہاں چھوڑ کنیا کو اُٹھا لائے اور جونہی وُہ جیل کی کوٹھڑی میں داخل ہوئے، تبھی دروازے خود بخود بند ہو گئے اور کنیا رونے لگی، جس کا رونا سُن کر پہرہ داروں نے بالک کے جنم کی خبر کنس کو جا دی، جو دَوڑا آیا اور دیوکی کی گود سے لڑکی کو چھین کر جُونہی اُسے پتھر پر پٹکنے لگا۔ تو وُہ ہاتھ سے چھُوٹ کر آکاش میں اُڑ گئی اور بولی۔ اَے دُشٹ! تُو مجھے کیا مارے گا۔ تیرے مارنے والا تو گوکل میں پل رہا ہے۔

جُونہی کنس نے دیوی کی بانی سُنی وُہ گھبرایا اور صبح ہوتے ہی اپنے اہلکاروں کو حکم دیا کہ گوکل اور اُس کے گرد و نواح میں جتنے نوزائیدہ بچے ہوں سبھی کو کسی نہ کسی بہانے مار دو۔

کنس کے آدمیوں نے اس حکم کے مطابق بے شمار ننھے بچوں کے

خون سے ہاتھ بھرے۔ پرنتو نند بابا کو گوکل کا مکھیہ جان اُس کے بچوں پر ہاتھ بڑھانے کی جرأت نہ کر سکے۔ ویسے پوتنا، شکٹا سُر، ترناورت، برتا سُر، بکا سُر، اگھا سُر، دھینک سُر، پرلمبا سُر آدی انیک راکششوں کو دوسرے رُوپوں میں بھیج کر کرشن کو مارنے کے یتن کیئے گئے مگر سب ناکام رہے۔

آخر بھگوان نے گوکل اور برندابن میں اپنی انیک ادبھت اور وچتر بال لیلاؤں سے برج باسیوں کو کرتارتھ کیا۔[1]

پھر گیارہ برس کی عمر میں آپ نے برج کو چھوڑ متھرا کا راستہ لیا اور کنس کے کبلیہ پیڑ ہاتھی، چانور اور مشٹک پہلوانوں کو مارنے کے بعد کنس کا خاتمہ کر دیا۔ پھر اکیس بار جراسندھ کے حملوں کا منہ توڑ جواب دے آپ دوارکا میں چلے گئے۔ بعد مہابھارت کے یدھ میں ارجن کے ذریعے سنسار کو کلیان دینے والا پرم پوتر گیتا کا اپدیش دے دریودھن آدی کیرووں کا خاتمہ کروا کر پانڈوؤں کو راج دلوایا۔ ساتھ ہی دوارکا پر حملہ کرنے والے راجہ شل اور پونڈرک کا خاتمہ کیا اور جراسندھ کو مار اُس کے قید کئے بیس ہزار آٹھ سو راجاؤں کو چھڑایا۔ اِسی پرکار کے انیک ایشوریہ کام کر کے آخر بھگوان بوان پر سوار ہو کر اپنے دھام کو چلے گئے۔

---

[1] بھگوان شری کرشن چندر جی کا کل جیون پریم ساگر ۱۲ اُنصات کے بیان یا گرین میں پڑھیں۔

شری ویاس اوتار

سنسار میں جب ویدوں کا گیان عام لوگوں کی سمجھ میں آنا مشکل ہو جاتا ہے اور لوگ وید مارگ سے بھرشٹ ہونے شروع ہو جاتے ہیں تو ہر کلپ میں وشنو بھگوان ویاس کے رُوپ میں پرگٹ ہو کر ویدوں کی بانی کا وستار کر اُسے سرل بنانے کی کرپا کرتے ہیں۔ اِس لئے ویاس ایک پدوی مانی گئی ہے۔ چُنانچہ اِس کلپ رواں میں بھگوان وِشنُو نے اُپیچر نامی وسُو پُتری ستیہ وتی سے مہرشی پراشر جی کی یوگ شکتی دوارا بالک رُوپ دھارن کیا، جو جنم لیتے ہی تپ کرنے کے لئے جنگل میں چلے گئے۔ آپ کا اصل نام کرشن دوپائین تھا۔ آپ نے سینکڑوں سال کی گھور تپسیا اور وِدیا پراپتی کے بعد ویدوں کے بیج رُوپ تتوؤں کو سمادھی دوارا جان کر اُسے ۱۸ پورانوں میں تین بھاشاؤں ادھیاتمک، لوکک اور وچتر بھاوؤں اور یتھارتھ، رُوچک، بھیانک، اتہاسک اور النکارک سُروپوں میں پرگٹ کر جگت کلیان کیا۔ ویدوں کے بھاگ اور اُن کی تشریح کرنے کے علاوہ آپ نے آدسرشٹی سے لے کر ورتمان کال تک کا اتہاس لکھا۔ مہابھارت کی رچنا کی اور کئی انیک اور گرنتھ لکھ کر ہندو جاتی پر وہ اُپکار کیا کہ اگر وید ویاس جی دوارا لکھے گرنتھوں کو الگ کر دیا جاتا۔

تو آج ہندو جاتی کا نام و نشان کب کا مٹ گیا ہوتا - سچ مچ آپ کا اوتار پورن گیان کا بھنڈار تھا - چنانچہ آپ کی یاد میں ویاس پوجا کا پوتر تہوار آج تک گورو شش کے سمبندھ کو قائم رکھے ہوئے ہے -

---

بودھ اوتار

آج سے تقریباً اڑھائی ہزار سال پہلے کلجگ میں ایک وہ سمہ بھی آیا جب کہ لوگ ویدوں کو پھر بھول گئے، دھرم کرم سے منہ موڑ بیٹھے اور شبھ کرموں کو چھوڑ عیش پرستی میں پڑ گئے، دیو مندروں اور ایشور پوجا کے پردوں میں بھی پاپ ہونے لگا - تب اُس زمانہ میں کسی ایسے اوتار کی ضرورت پڑی - جو ایسے طریقہ پر پرچار کرے، جس سے پھر بگڑے ہوئے نظام کو راہِ راست پر لانے کا موقع مل سکے - چنانچہ ہمالیہ کی تلہٹی میں کپل وستو نگری کے مہاراجہ شدھو دھن کی مایا دیوی نامی استری سے بھگوان کا انش اوتار ہوا - جس کا نام سدھارتھ رکھا گیا - اُس نے جلدی ہی سے وید شاستروں کی تعلیم حاصل کر لی - پھر اُس کی شادی ونڈ پانی راجہ کی گوپا یا یشودھرا نامی کنیا سے ہوئی جس سے ایک پتر کا جنم ہوا - سدھارتھ نے بیماری، بڑھاپے اور مر جانے کے دکھوں کو دیکھ کر اُن سے بچنے کے سادھنوں پر وچار کیا جنہوں نے تپ کو ہی

سُکھ شانتی اور امر پد کی پراپتی کا سچا مارگ جانا۔ تب آپ ایک رات اپنے بیوی بچے کو چھوڑ محل سے چلے گئے اور ریوت مُنی کی آگیا سے تپ میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے بودھی برکش کے نیچے بھاری تپ کر کے بودھ پراپت کیا۔ اس لئے آپ بودھ یا بُدھ کہلائے۔ پھر آپ نے وقت کے مطابق ایسے ڈھنگ سے پرچار کیا کہ جس سے بے شمار دیش بُدھ دھرم میں شامل ہو گئے اور ہندو دھرم کا نام لیوا باقی نہ رہا۔ ویدک دھرم لوپ ہو گیا۔ جیسے درست مارگ پر لانے کے لئے بھگوان شنکر آچاریہ کے رُوپ میں پرگٹ ہوئے۔ جن کے پرشارتھ سے پھر ہندو ویدک دھرم جگمگانے لگا۔

وِشنو بھگوان کی بھگتی

وِشنو بھگوان ہی برھم ہیں جو نتیہ، ست، انادی اور اجنما ہیں۔ سنسار کی رچنا کے لئے ہی آپ نرا کار سے ساکار رُوپ میں پرگٹ ہوتے ہیں۔ آپ ہی ویکت سرُوپ ہیں۔ انتریامی، چراچر کے سوامی، منگل سروپ اور منگل کاری ہیں۔ آپ سے ہی برھماجی کا پرادربھاؤ ہوا اور آپ ہی نے اپنی سوانس روپا وید بانی سے اُنہیں کرتارتھ کیا۔ آپ کی بھگتی اور پوجا آدسرشٹی سے ہی چلی آ رہی ہے۔ برھما، شو اور سبھی دیوتا آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔ آپ ہی آد

دیو ہیں، یگیہ سروپ ہیں۔ جب جب بھی دیو شکتیوں کو اسُر شکتیوں سے پیڑت ہونا پڑا۔ آپ نے ہی اُن کی سہایتا کی۔
وِشنو بھگوان اتنے دیالُو ہیں کہ بھگت جنوں کی رکھشا کے لئے سدا اتت پر رہتے ہیں۔ جس نے بھی اُنہیں سچے دِل سے پُکارا، وُہ فوراً رکھشا کے لئے پدھارے۔ چاروں یُگوں میں وِشنو بھگوان کی پُوجا سروتھا مانتی اور کلیان کاری رہی ہے۔ بھوساگر کے جنم مرن کے بندھنوں سے ترانے کے لئے آپ نوکا سمان ہیں۔ آپ نے سنسار کی رچنا کی۔ اُس کے پالن پوشن کا بھار اپنے ذمّہ لیا۔ پھر سب سے بڑھ کر بھاری اُپکار جو اُنہوں نے سنساری جیوؤں پر کیا، وُہ تھا اُن کی کلیان مئی سادھنا کا کھلا بھنڈار۔ تاکہ سنسار کا کوئی جیو بھی سنساری وِکاروں میں پھنسے رہ کر اپنا انمول جیون بے ارتھ نہ گنوائے بلکہ اپنی اپنی رُچی اور بھاونا کے انوسار پربھو کے من بانچھت سروپ میں من لگا کر تارتھ ہو جائے۔ جس کے لئے اُس دیالُو نے شری بیکنٹھ ناتھ کا شانت سروپ دھر کر یوگیوں کے دھیان کا کارن بنایا۔ لکشمی پتی ہو کر شری لکشمی نارائن رُوپ سے سنسار کو دھن سے مالا مال کر دیا اور شری ست نارائن کے رُوپ میں سنساری جیوؤں کی انیک کامناؤں کے پُورن کرنے کا سادھن بنے۔ جس کے علاوہ انیک اوتار دھارن کر سنسار کو ست مارگ کا رستہ دِکھا پاون کیا۔ یہی نہیں بلکہ اپنی دیو شکتیوں (دیوتاؤں) کو بھی وردان دے کر انہیں سنساری جیوؤں کو دُکھی ہونے سے بچایا اور ساتھ ساتھ

ہے دیالو! ستی سادھوی سیتا، ساوتری، دمینتی اور پدمنی آدی ست ونتیوں کو نمسکار ہے کہ جنہوں نے اپنے دھرم اور ست کی رکھشا کے لئے کٹھن پریکشائیں دیں اور اپنے پرانوں کی آہوتیاں دے ناری جاتی کے مستک کو اونچا کر دکھایا جگت مان پایا۔

ہے پتت پاون! تیرے چار دھام، سات پوریوں اور ہزاروں تیرتھوں کو نمسکار ہے کہ جن کے سیون سے لاکھوں [illegible] تاپ مٹایا، جنم سپھل پایا۔

ہے کرپالو! تیرے بال بھگت بیر حقیقت کو نمسکار ہے کہ جس نے دھرم رکھشا کے لئے اپنا گلا کٹوایا۔ دھرم نہ گنوایا۔

اِس لئے ہے سرب گن ندھان پربھو!

تیرے انیک سروپوں کی وچتر لیلائیں، ادبھت گھٹنائیں، شکتیوں کے چمتکار، دیوتاؤں کے اپکار، اوتاروں کے وچتر چرتر، پاون پرم پوتر، رشی منیوں کے دھیان، دھرماتماؤں کے گیان، بھگت جنوں کی بھگتی، ستی دیویوں کی شکتی، تپسویوں کے تپ، یوگیوں کے جپ، بیروں کے بلیدان،

تیرتھوں کے اشنان ؛ ماتاؤں کے پیار، دھرم کے پرچارن تھا گنگا، گئو، گیتا اور گایتری آدی سمست لیلاؤں، گھٹناؤں اور بھاوناؤں کا دھیان دھر تیرا کوٹان کوٹ دھنباد کرتے ہوئے پرارتھنا کرتے ہیں کہ یہ سب سنساری جیوؤں کے لئے سکھشا دایک، منگل دایک اور کلیان دایک ہوں - اور ہم سُکھ شانتی میں رہتے ہوئے سدا تیرے گُن گائن کرتے رہیں ۔

پرارتھنا

ہاتھ جوڑ بنتی کریں داتا ہم انجان!
کارج ہمرے سپھل ہوں بھولی نہ ہو پردان
تُم دینوں کے ناتھ ہو تُم ہو دیا ندھان
دیجو دان بھگتی کا سوامی انت کو پد نروان

رماپتی نارائن کی جے، اُماپتی مہادیو کی جے - سیاپتی رام چندر کی جے، رادھاپتی کرشن چندر کی جے! ؛

ہر ہر مہادیو!

داس لال چند دھنا

لوہا آرٹ پریس امرتسر میں باہتمام گیان چند بیری کے چھپا